مرکز امام ابن حجر، سلسلہ مطبوعات (۱۱)

علوم ونصائح کا مجموعہ

گلہائے رنگارنگ سے سجا

گلدستۂ علوم ونصائح

از مرکز امام ابن حجر برائے علم وثقافت وخدمات حدیث

تألیف، تنظیم وترتیب

ڈاکٹر محمد العمری ابوعبداللہ عفی عنہ

M.A. M.Phil (Hadith) Imam Md. Islamic-u-sity-Riyadh (KSA)
P.hd. Jamia Milliyah Islamia, New Delhi (India)

مرکز کی علمی ودینی خدمات

مذہب وملت، جماعت ومسلک کی تقیید کے بغیر درج ذیل خدمات کا انشاء اللہ عزم ہے:

۱۔ قرآن اور حدیث پر مشتمل اسلامی کتابوں کا مختلف زبانوں میں تصنیف وترجمہ۔

۲۔ مسائل کی تحقیق، حق کی تلاش، بحث وتفتیش۔

۳۔ تدریس کتاب اللہ تعالیٰ وسنت رسول اللہ ﷺ اور ان کے متعلقات بالخصوص علم المصطلح والاسناد

۴۔ خالص اسلامی تعلیمات کو عام کرنا، اور دینی کتابوں کی نشر واشاعت، دینی مشورے اور فتاویٰ اسلامیہ کی خدمات فراہم کرنا۔

۵۔ علم مصطلح، ودراسۃ اسانید، تخریج احادیث، قواعد جرح وتعدیل میں مختصر ومطول مدتی دورے فارغین وطلباء کو تحقیق وتالیف، ترجمہ وتفتیش کی مشق وتربیت وغیرہ خدمات سے نوازنا۔

۶۔ مختلف موضوعات پر سمینار (ندوات، محاضرات) رفاہ عامہ، خدمات انسانیہ پر مشتمل پروگراموں کا قیام۔

۷۔ حفظ وفہم کتاب وسنت ودیگر اسلامی علوم وثقافت پر مبنی مقابلوں کا انعقاد۔

۸۔ ان کے علاوہ نفع بخش علمی سرگرمیوں اور سماجی خدمات میں شرکت وپیش رفت، مرکز کے عزائم صادقہ ہیں، اللہ رب العزت توفیق حسن سے نوازے، آمین۔

پلاٹ ۵۸, ۶۵، شاہ آباد روڈ، رالہ گوڈا، شمس آباد

فون: 9849313744

E-mail : ibnehajar@yahoo.com

مرکز امام ابن حجر، سلسلہ مطبوعات (۱۱)

علوم ونصائح کا مجموعہ

گلہائے رنگارنگ سے سجا

گلدستۂ علوم ونصائح

از

مرکز امام ابن حجر برائے علم وثقافت وخدمات حدیث

تالیف: تنظیم وترتیب

ڈاکٹر محمد العمری ابو عبداللہ عفی عنہ

Publisher

THE SOCIETY FOR THE KNOWLEDGE &
CULTURAL STUDIES FOR IMAM IBN-E-HAJAR
(Regd.No. 1632 of 2003)

پتہ: PLOT:58-65,RALLAGUDA ROAD,SHAMSHABAD.

POSTBOX 57,: BANJARA HILS

HYD.500034 . Ph:9849313744

Email: Ibnehajar@yahoo.com

تمام حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: گلہائے رنگارنگ سے سجا: گلدستۂ علوم ونصائح

مادۂ کتاب: قرآن وحدیث اور آثار صحابہ۔

طباعت باراول: دوہزار

تاریخ طباعت: رمضان ۱۴۳۳ھ۔ اگست/2012

قیمت کتاب: 50روپئے

ناشر: مرکز امام ابن حجر للعلم والثقافة.

ناسخ: محمد شمیم بن اشرف علی

کتاب ملنے کا پتہ

۱۔ ناشر مرکز امام ابن حجر.........بنجارہ ہلز روڈ نمبر-P.B NO-57,14

۲۔ دکن ٹریڈرس مغل پورہ حیدرآباد۔

۳۔ الاثر اسلامک سنٹر- چھتہ بازار- حیدرآباد۔

۴۔ مرکزی مکتبہ جمعیہ اھل حدیث-اردو بازار- دھلی

۵۔ مرکزی مکتبہ اسلامی [MMI] دعوت نگر- دھلی

فہرست

گلہائے رنگارنگ سے سجا: گلدستۂ علوم ونصائح

عنوان	صفحہ نمبر
☆☆ مقدمہ	۴
☆☆ نواقض اسلام۔اسلام سے دورکرنے والی باتیں۔	۷
☆☆ رقیہ (جھاڑ پھونک) کے آداب وضوابط۔	۱۴
☆☆ قبروں کی زیارت، آداب واحکام۔	۲۵
☆☆ شرم وحیاء، نظروں کی حفاظت اسباب ایمان ہیں۔	۲۷
☆☆ جشن میلاد Birth day Phrty سنت یا بدعت۔	۳۲
☆☆ اقامت فرض کے بعد، اس کے علاوہ کوئی اورنماز نہیں۔	۴۴
☆☆ آپ کا ہم سفر: ادائے عمرہ کا مختصر طریقہ۔	۴۶
☆☆ شادی مبارک ہو، کچھ دعائیں اور سہاگ کے آداب۔	۵۰
☆☆ اخلاق راوی وآداب سامع۔	۵۲
☆☆ جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی۔	۵۸
☆☆ آداب سفراوراس کی دعائیں۔	۶۳
☆☆ چندآداب سفر	۶۸
☆☆ متفرقات: (وضو، اورونماز سے متعلق کچھ دعائیں وآداب)	۷۱

مقدمہ: عرض مؤلف وناشر

الحمد لله رب العالمين ، والعاقبة للمتقين ، ولا عدوان الا على الظالمين والصلاة والسلام على سيدنا وحبيبنا أشرف الأنبياء والمرسلين وآله وصحبه أجمعين ، ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين . اما بعد !

معزز قارئین کرام ومحترم برادران اسلام! آپ تمام حضرات کوآپ کے مرکز کی جانب سے دین وایمان کے معارف سے بھرپور یہ کتاب بنام ''گلہائے رنگارنگ سے سجا: گلدستۂ علوم ونصائح'' پیش کرتے ہوئے بڑی مسرت ہورہی ہے، دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کوامت کے ہر فرد: طالب علم، عالم، ناصح، داعی، مرشد مبلغ، باحث اور محقق کے لئے مفید اور ناصح بنائے آمین.

مرکز کے قیام کوتقریبادس سال گذر چکے ہیں، اس عرصے میں اس کی خدمات کے ضمن میں اس نے علم حدیث پر مشتمل عربی کتابیں جومملکت سعودی عرب کے پائے تخت شہر ریاض میں دار الصمیعی اور دار المعارف وغیرہ سے طبع ہوکر اشاعت کی راہ پر گامزن ہیں.

اسی طرح علمائے سلف صالحین اور علمائے عباقرۃ کی عربی تألیفات کا اردو اور تلگو زبان میں ترجمے، طبع ونشر سے آراستہ وپیراستہ ہوکر امت کی علمی ودینی خدمت انجام دے رہی ہیں، اور ایک اردو اور دوسری کتاب تلگو میں تالیف کی شکل میں دنیائے علم کے روشن ستارے الحمد للہ بنے ہیں، ان سب کی تفصیل اس کتاب کے آخری سرورق کے اندرونی صفحہ میں آپ انشاء اللہ [illegible]

اب یہ زیر نظر وندر کتاب اس شکل وصورت میں نئی ایمانی وعلمی جستجو ہے جومختلف موضوعات اور معلومات پرمبنی مجموعہ ہے، عطر مجموعہ سے بڑھ کراس کی مہک دنیا کوفرحت بخشے، آمین۔

اس کتاب کومجموعی شکل دینے سے قبل اس کے مضامین علیحدہ ایک ایک کرکے تقسیم کا ارادہ ہوا، بعد میں ان کوایک ساتھ کرکے مجموعہ رسائل ومسائل کی لڑی میں پرونے کا شوق چرایا تاکہ یہ پراگندہ نہ ہوں ایک ساتھ یکجا رہیں، ان شاء اللہ حفاظت ہوگی اور کچھ وقت ان سب کے پڑھنے میں گذریگا اور وہ شاعر عربی متنبّی کے اس شعر کا مصداق بنے گا۔

أعِزُّ مَكَانٍ فِي الدُّنَى سَرْجُ سَابِحٍ   وَخَيْرُ جَلِيْسٍ فِي الزَّمَانِ كِتَابُ

دنیا میں سب سے باعزت مقام تیز رفتار گھوڑے کی زین ہے، اور سب سے اچھا ساتھی اس وقت کتاب ہے۔

اور ایسے بھی علمائے سلف صالحین نے مجموعے شائع کرنے کی روش اختیار کی تفصیل وتطویل مقدمہ کا خوف نہ ہوتا توچند نام ذکر کرتا مگر اشارہ کافی ہے، اور آپ کومعلوم ہے کہ اشارے اور کنائے کی زبان صراحت سے زیادہ بلیغ واثرانگیز ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ میری یہ اور دیگر علمی کاوشوں کوشرف قبولیت سے نوازے، اور میری قبر وحشر میں ثابت قدمی اور نجات کا سبب بنائے، یہ میرے لئے اور امت کے لئے جنت الفردوس العالی کا موجب بنے، آمین۔

اب یہ زیر نظر و نذر کتاب اس شکل وصورت میں نئی ایمانی و علمی جستجو ہے جو مختلف موضوعات اور معلومات پر مبنی مجموعہ ہے، عطر مجموعہ سے بڑھ کر اس کی مہک دنیا کو فرحت بخشے، آمین۔

اس کتاب کو مجموعی شکل دینے سے قبل اس کے مضامین علیحدہ ایک ایک کر کے تقسیم کا ارادہ ہوا، بعد میں ان کو ایک ساتھ کر کے مجموعہ رسائل ومسائل کی لڑی میں پرونے کا شوق چرایا تا کہ یہ پراگندہ نہ ہوں ایک ساتھ یک جا رہیں، ان شاء اللہ حفاظت ہوگی اور کچھ وقت ان سب کے پڑھنے میں گذر یگا اور وہ شاعر عربی متنبّی کے اس شعر کا مصداق بنے گا۔

أعزُّ مَكانٍ فِي الدُّنَى سَرجُ سَابِحٍ   وَخَيرُ جَلِيسٍ فِي الزَمانِ كِتَابُ

دنیا میں سب سے باعزت مقام تیز رفتار گھوڑے کی زین ہے، اور سب سے اچھا ساتھی اس وقت کتاب ہے۔

اور ایسے بھی علمائے سلف صالحین نے مجموعے شائع کرنے کی روش اختیار کی تفصیل وتطویل مقدمہ کا خوف نہ ہوتا تو چند نام ذکر کرتا مگر اشارہ کافی ہے، اور آپ کو معلوم ہے کہ اشارے اور کنائے کی زبان صراحت سے زیادہ بلیغ واثر انگیز ہوتی ہے۔

اللہ تعالی میری یہ اور دیگر علمی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے، اور میری قبر وحشر میں ثابت قدمی اور نجات کا سبب بنائے، یہ میرے لئے اور امت کے لئے جنت الفردوس العالی کا موجب بنے، آمین۔

قارئین کرام! اس مجموعے میں اگر کچھ علمی، دینی خطائیں پائیں تو میری تقصیر اور شیطان کی تدبیر پر محمول کر کے نصیحت فرمائیں ان شاء اللہ اس کی اصلاح آئندہ کر لی جائے گی اور ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جائے گا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"الدِّينُ النَصِيحَةُ، قِيلَ لِمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِعَامَّةِ المُسلِمِينَ، وأئمتهم" اللہ ہم تمام کو نیک توفیق فرمائے، خطائیں اور لغزشیں معاف فرمائے، آمین۔

وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبهپ أجمعين. وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

یکشنبہ مورخہ ۲۶/رجب ۱۴۳۳ھ

۱۷/جون 2012

طالب دعا، خادم علم کتاب وسنت
ڈاکٹر محمد العمری أبو عبداللہ
بانی وصدر مرکز امام ابن حجر....
بنجارہ ہلز حیدرآباد دکن
9849313744 موبائل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نواقض الاسلام(۱)

اسلام سے دور کرنے والی باتیں!!!

اے میرے مسلم برادر! یہ بات خوب جان لو کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے تمام بندوں کے لئے اسلام لانا اور اس کے اصول وضوابط اپنانا، اور پھر ثابت قدم رہنا ضروری قرار دیا ہے، اور اس کی مخالفت سے انسانیت کو آگاہ کیا ہے. اور اس کو اسی راہ کی طرف دعوت دینے کو اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے سارے بندوں کو یہ خبر کردی کہ جس شخص نے نبی ﷺ کی اتباع کی اس نے راہ راست اختیار کی، اور جس نے آپ کی مخالفت کی وہ سیدھی راہ سے ہٹ گیا. اور ہمارے رب نے قرآن کی بہت ساری آیتوں میں شرک اور کفر کے اقسام بیان کئے اور اسلام سے مرتد ہونے کے اسباب واضح فرمائے، ان سب کو علمائے دین رحمھم اللہ نے مرتد کون ہے اور اس کا حکم کیا ہے کے

....

(۱) ''العقيدة الصحيحة وما يضادها من الأمور'' از امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ، سابق وائس چانسلر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، رئیس عام دار الافتاء والبحوث، مفتی عام مملکۃ سعودیہ عرب۔ ریاض۔ کی کتاب (صحیح اسلامی عقیدہ اور اس کے منافی امور) سے یہ اقتباس لوگوں کی اطلاع کے لئے پیش کیا جارہا ہے کہ دس باتیں ایسی ہیں کہ وہ انہیں اسلام سے نکال باہر کردیتی ہیں، لہذا لوگ اور کچھ جانیں یا نہ جانیں ان باتوں کو جاننا ضروری ہے تاکہ وہ اسلام اور ایمان پر ثابت رہیں اور آخرت سنور جائے۔ یادر ہے کہ ان باتوں کی نشاندہی حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، اور حضرت امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ و دیگر علمائے عظام نے قرآن وحدیث کی رو سے کی ہے۔

باب میں تفصیلاً ذکر کیا ہے (ان کا احسان عظیم ہے کہ). ببانگ دہل انہوں نے ان باتوں کی روشنی میں یہ تحریر کیا ہے کہ مسلمان اپنے دین سے پھر جاتا ہے اور ان بہت ساری اسلام مخالف حرکات سے اس کے خون اور مال کو اسلام نے حلال کیا ہے۔

ان میں سب سے خطرناک جن میں اکثر وبیشتر لوگ پھنستے ہیں وہ عموماً دس ہیں (جن کو بڑے علمائے سلف صالحین اور حضرت شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ وغیرہ نے قلم بند کیا ہے)۔

ان باتوں کو مختصراً اس کتابچے کے ذریعہ تمام لوگوں کے علم میں لایا جارہا ہے تاکہ وہ ان باتوں سے پرہیز کریں اور دیگر احباب کو ان سے دور رہنے کی تلقین کریں، اللہ ہم سب کو ان خطرناک، ہلاک وتباہ کن حرکتوں سے باز رکھے آمین۔

<u>دس اسلام مخالف باتیں یا عادتیں TEN ANTI ISLAM ITEMS</u>

پہلی بات:۔ عبادت الٰہی میں کسی اور کو شریک یا شامل کرنا. چنانچہ ارشاد ربانی ہے

۱۔ ﴿ اِنَّ اللّٰـهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ، وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (۴۸/النساء)

بیشک! اللہ تعالیٰ اس کی عبادت میں کسی اور کو شریک کئے جانے کو بخشتا نہیں ہے اور اس کے علاوہ جو بھی گناہ (انسان سے سرزد) ہوجائے معاف کردیتا ہے۔

۲۔ ﴿اِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰـهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ﴾. (المائدة ۷۲)

ترجمہ: اللہ کے ساتھ جس نے بھی شرک کیا اس پر اس نے جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اپنے آپ پر ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔!

لہذا مُردوں سے دعا کرنا، بوقت مصیبت ان سے مدد طلب کرنا، ان سے منتیں مانگنا ان کے نام پر نذر و نیاز کرنا اور ان کے نام یا ان کی رضا جوئی کے لئے ذبح کرنا شرک کے حرکات میں شمار ہیں۔

دوسری بات:۔ جس کسی نے اپنے اور اللہ کے درمیان کچھ بندوں کو (Mediaters) مقرر کر لئے جن سے وہ مرادیں مانگتا ہے، اور انہیں سے سفارش طلب کرتا ہے یا سفارشی بناتا ہے اور انہیں پر اس کا اعتماد کلی یا کامل بھروسہ ہے تو اس کے کافر ہونے میں اجماع ہے۔ کسی نے دوسری بات نہیں کی۔!

تیسری بات:۔ وہ شخص کافر گردانا گیا ہے جس نے مشرکین کو کافر ماننے تیار نہیں ہے، یا ان کے کافر ہونے میں اس کو شک ہے، یا ان کے عقیدے اور خیال کو کسی طرح صحیح کرنے کی سعی کر رہا ہو۔

چوتھی بات:۔ وہ کافر ہے جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ حضرت محمد ﷺ کے طریقے اور شریعت کے علاوہ کسی اور کی شریعت مکمل ہے (اس میں کوئی نقص نہیں ہے) اور آپ ﷺ کے فیصلے سے اچھا کسی اور کا فیصلہ ہے۔ جس طرح کہ وہ لوگ جو حکم رسول ﷺ پر طواغیت (سر کش، دادا، شیطان، چکر مکر کرنے والے) کے حکم کو ترجیح دیتے ہیں!

پانچویں بات:۔ رسول اللہ ﷺ کے پیش کردہ دینی امور میں سے کسی کو کوئی نا پسند کرے وہ کافر ہے اگر چہ کہ اس پر وہ عمل پیرا کیوں نہ ہو کیوں کہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللّٰهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (۹ محمد)۔

ترجمہ: وہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کو نا پسند کیا تو اس نے ان کے پورے اعمال کو باطل (ضائع) کر دیا۔

چھٹویں بات:۔ کوئی دین رسول ﷺ کے کسی رکن، یا جزاء اور سزا کے ساتھ ٹھٹا مذاق کرے تو وہ کافر ہے! اس کی دلیل یہ فرمان الٰہی ہے: ﴿قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ . لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾۔

ترجمہ: اے محمد ﷺ آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کیا تم اللہ، اس کی آیتوں، اور رسول کے ساتھ دل لگی کر رہے ہو! جاؤ اب کوئی اور عذر پیش نہ کرو تم اپنے ایمان کے بعد انکار (کفر) کر بیٹھے ہو!

ساتویں بات:۔ جادو (Magic) کا یہی حکم ہے جس کسی نے جادو کروایا یا کیا اور اس کو برا نہیں سمجھا، اس عمل کے ذریعہ میاں بیوی میں رضامندی کے بجائے جدائی کا انتظام کیا اور کسی کی ناپسندیدہ چیز کو جادو کے ذریعہ پسندیدہ کروائی جائے تو یہ سب باعث کفر جادو ہے۔

آٹھویں بات:۔ مسلمانوں کی مخالفت میں مشرکین کا ساتھ دینا اسلام کی خلاف ورزی ہے، اس کی دلیل رب العالمین کا یہ فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾۔

ترجمہ: آپ میں سے جو کوئی ان مسلمانوں سے پیٹھ پھیرے تو وہ بھی کافروں میں سے ہے کیوں کہ اللہ (رب العزت) کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔

نویں بات:۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ چند (مخصوص) لوگوں کو شریعت محمدی ﷺ سے خارج ہونے (دور رہنے) کی گنجائش ہے تو وہ بھی کافر ہے. چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (آل عمران/۸۵)۔ ترجمہ: اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین (مذہب) کو اپنا لے تو اس کا یہ عمل ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص روز آخرت نقصان اٹھانے والے لوگوں میں ہوگا۔

دسویں بات: دین اسلام سے دوری، بیزاری اس قدر کہ نہ اس کو جاننے کی پرواہ ہے اور نہ عمل پیرا ہونے کی رغبت ہے. چنانچہ فرمان الٰہی ہے: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ﴾ (السجدہ/۲۲)

ترجمہ: اس شخص سے بڑا کون ظالم (نفس) ہوگا جس کو اللہ کی نشانیاں بتلائی گئی ہوں اور پھر اس نے ان سے منہ موڑا، ہم مجرموں (بدکاروں) سے بدلہ (برابر) لیں گے۔

ہنسی مذاق، یا حقیقت کے پیرائے میں، یا گھبراہٹ کے مارے کسی بھی حال میں ان اعمال کے بجالانے والے کا حال کفر کے لاگو ہونے میں برابر ہے سوائے مجبور یا

ڈرائے ہوئے شخص کے کیونکہ وہ اس دائرے سے مستثنیٰ (الگ) ہے۔

یہ دس اعمال بڑے خطرناک ہیں اور عموماً لوگوں سے سرزد ہوتے رہتے ہیں، لہٰذا ہر مسلمان کو ان سے دور رہنا، اور ان سے ڈرتے اور بچتے رہنا چاہئے!

اور ہاں کسی نے یہ سمجھا کہ انسان کے بنائے ہوئے قانون اور پلان اسلام سے بہتر ہیں تو وہ نمبر چار کے مخالف اسلام حرکت کے ضمن ہوگا، اور اسی طرح اس کا یہ عقیدہ رہے کہ بیسویں صدی میں نظام اسلام کو لاگو کرنا درست نہیں ہے اور وہ مسلمانوں کے پس ماندگی کا سبب ہے (۱)

کوئی یہ سمجھے کہ دور حاضر میں چور کا ہاتھ کاٹنا، شادی شدہ (زانی) آدمی کا سنگسار کیا جانا مناسب نہیں تو وہ بھی اس کے ضمن میں ہوگا! اسی طرح اس آدمی کا حال بھی ہے جس نے یہ سمجھا کہ (بیوپاری اور کاروباری) معاملات میں اور اسلامی سزاؤں اور ان جیسے دیگر امور میں احکام شریعت کے علاوہ دنیوی قانون پر عمل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر چہ کہ وہ اس طرح کرنے کو شریعت سے عمدہ نہ بھی سمجھا ہو کیونکہ وہ اس طرح کی حرکت سے اللہ کی حرام کردہ امور کو حلال اور مباح کر لیا، زنا، نشہ بازی، (شراب نوشی) سود خوری میں مبتلاء ہو کر احکام شریعت کی پرواہ نہ کر کے زندگی بسر کرنے والا کافر ہے اور اس پر تمام مسلمان حضرات کا اجماع (اتفاق) ہے۔

---

(۱) نوٹ:۔ یہاں ایک سطر سے زائد عبارت کا ترجمہ عدم وضاحت کی وجہ سے نہیں کیا گیا ہے، اللہ سے معافی کی درخواست ہے۔

آیئے! ہم سب لوگ اللہ سے اس کے غیض وغضب، اور دردناک سزاؤں کے شکار بنانے والے حرکات سے دور رکھنے کی دعا مانگتے ہیں اور زندگی بھر مانگتے رہیں گے، اور وہ اپنے تمام مخلوقات میں بھلی ہستی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور ان کے تمام آل واصحاب پر رحمت وسلامتی نازل فرمائے آمین۔ وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين۔

ترجمہ کنندہ

ڈاکٹر محمد العمری أبو عبداللہ

۱۴۳۳/۶/۲۳ھ۔ ۲۰۱۲/۵/۱۵م

بنجارہ ہلز۔ روڈ نمبر ۱۴ حیدرآباد دکن

بانی وصدر مرکز امام ابن حجر

ph-9849313744

رقیہ (جھاڑ پھونک) کے آداب وضوابط

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم، وبعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان بنایا، اس کو لکھنا پڑھنا سکھایا قرآن وحدیث نور وہدایت کے طور پر نازل کیا، جن کی اتباع پر انسان آخرت کی فلاح وبہبودی حاصل کرتا ہے، دنیا کی بڑی بھلائیوں کو بھی وہ حاصل کرتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴾ ترجمہ: یہ قرآن جو ہم نازل کررہے ہیں مؤمنوں کے لئے سراسر شفاء اور رحمت ہے۔ قرآن باعث شفاء اور علاج ہے۔ اس کی بے شمار آیتوں اور حدیثوں اور قیمتی دعائیں رقیہ (۱) میں الحمد للہ کام دیتی ہیں، اور رقیہ اسلام کی رو سے جائز ہے، بشرطیکہ شرکیہ کلام سے مبرا ہو، غیر عربی کے اوراد نہ پڑھی جائیں اور پھونکی جائیں اور نہ پلائی جائیں، شفاء کی امید محض اللہ رب العزت سے ہو نہ کہ کسی اور سے ہو! انسان کا اپنے رب سے نیک خیال اور اچھی توقع ہی رکھنی چاہئے۔

چنانچہ ان آیات وأدعیہ ماثورہ کی تفصیل اگلے اوراق میں ان شاء اللہ آئے گی۔

البتہ یہ بات یہاں لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جسم کے کسی بھی حصے میں تاگہ، تعویذ، سیپی، پیتل، تانبہ، لگائے جانے کی ممانعت شرعا وارد ہے۔ (۲)

....

(۱) رقیہ کا معنی بخار یا کسی اور مرض میں مبتلا، بے ہوش اور آفت زدہ پر پڑھ کر پھونکنا ہے (النہایۃ ۳/۲۵۴)

(۲) عن عمران بن حصين رضي الله عنه، أن النبي ﷺ رأى رجلاً في يده حلقة من صفر، فقال: ما هو؟ قال: من الواهنة، قال: "انزعها فإنها لا تزيدك إلا وهناً" فإنك لو مت وهي عليك ما أفلحت أبداً" (رواه أحمد بسند لا بأس به) =

اسی طرح بیل ، گائے ، بھینس، گھوڑا، اونٹ، ہاتھی کسی جسم پر بھی معدن کا ٹکڑا، ناریل کا خول یا کسی اور چیز کو نہ باندھنے کی ہدایت کے ساتھ گھروں، دیواروں، چوکھٹوں، چھتوں، گاڑیوں، سواریوں پر کوئی کاغذ، تاگہ، طغرہ آیت وغیرہ سے اجتناب کرنے کی اسلام نے ہدایت دی ہے۔ اکثر و بیشتر صحابہ نے تعویذ کو منع کیا ہے احتیاطًا اس کا دروازہ بن کیا جائے اور حدیث ہے: "مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ "جس نے تعویذ لٹکائی اس نے شرک کیا محفلوں میں سر پر سایہ فگن ہونے کے لئے کچھ بڑی بڑی رنگ برنگی چادریں تبرک کے لئے لگائی جاتی ہیں کہ کچھ مخصوص قسم کے لوگ وہاں بیٹھیں تا کہ اوروں سے منفرد ہو کر رہیں تو یہ حرکت بلا کسی برکت کے ہے، خام خیالی ہے اس کے آگے اللہ جانے۔

رقیہ کرنے والے آدمی کو چاہئے کہ وہ بیکارسی حرکتوں، شعبدہ بازیوں سے دور رہے اور رقیہ کئے جانے والی عورتوں کے اعضائے جسم کو دیکھنا یا ہاتھ لگانا یا کسی اور طرح تکلیف دینے کی شرعا اجازت نہیں ہے۔ راقی و عامل غیبی امور کا دعوے دار نہ ہو کیونکہ غیب کا علم اللہ ہی کو ہے۔ (١)

....

= ترجمہ حدیث سابق: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے کسی کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا تو دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا یہ کمزوری (بیماری) کی وجہ سے ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو نکال دو ورنہ تمہاری بیماری بڑھ جائیگی، اور اگر کڑا تمہارے ہاتھ پر ہو اور تمہیں موت آجائے تو تم ہرگز کسی صورت کامیاب نہیں ہو سکتے۔

(١) جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ)(٥٩/الأنعام)

ہر بیماری پر رقیہ کرنے کی شرعا اجازت ہے، حدیث: (لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ)(١) والی حدیث سے بھی اس علاج کا دائرہ کشادہ لگتا ہے، بلکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: " لَا بَأْسَ بالرقيا مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ "(٢) رقیہ کے طرق شرک سے خالی ہوں تو اس کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، فرما کر اس کو عام کیا، جب کہ شرعی حدود میں ہو۔

میرے بھائی اور بہنوں! اللہ تعالیٰ نے اگر کوئی بیماری نازل کی ہے تو اس کی دوا بھی نازل کی ہے اور علاج کا حکم عطا کیا، اور اس میں حرام چیزوں سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد رسول ﷺ ....."إِنَّ اللهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ"(٣)

لہذا تین طرح سے اسلام نے علاج کا حکم کیا ہے: (١) دعاء (٢) رقیہ (٣) دوا

رقیہ (پھونکنا، جھاڑ پھونک کرنا) کے کچھ طور طریقے بعض لوگوں نے یوں قلمبند کئے ہیں:

١۔ قرآنی آیات، اَدعیہ ماثورہ مریض پر پڑھ کر پھونکی جائیں۔

٢۔ تلاوت اور ثابت اوراد، ودعائیں پڑھ کر انگلی پر لعاب دہن لگا کر اس کو مٹی سے مس کر کے درد کی جگہ لگائیں یا براہ راست درد کی جگہ ہاتھ پھیر کر دم کریں۔

....

(١) نظر بد، بخار، بچھو کے ڈنک مارے یا سانپ کے ڈسنے کے علاوہ رقیہ نہیں کیا جائے گا، الحدیث، (رواہ البخاری ٧/٦ الطب باب من اکتوی) ومسلم (١/١٩٩ ح) الایمان، باب .... دخول طوائف من غیر المسلمین الجنة) وله قصة (٢)(رواہ مسلم ٤/١٧٢٧ ح ٢٢٠٠ السلام باب لا بأس بالرقی ... ابوداؤد ٤/١١ ح ٣٨٨٦ الطب) کلاهما من حديث عوف (٣) رواہ ابوداؤد (٤/٧ ح ٣٨٧٤ الطب)۔ ترجمہ حدیث: اللہ رب العزت نے بیماری اور اس کی دوا نازل فرمائی ہے، اور ہر بیماری کیلئے دوا مقرر کی ہے لہٰذا علاج ضرور کرو، اور حرام ذریعہ اور دوا سے علاج روا نہ رکھو!

یادرہے کہ ہر کام لطافت اور عمدگی سے ہو آدمی کو اکتاہٹ محسوس نہ ہو۔

۱۔ جادو سے بچتے رہنے اور پرہیز کرنے کے لئے انسانوں کو احکام الٰہی ،فرائض کی پابندی، حرام کردہ چیزوں سے باز آنا، ساری برائیوں سے توبہ کرتے رہنا ہے۔

۲۔ قرآن کریم کی خوب تلاوت کی جائے کہ روزانہ ایک حصہ مقرر کر کے ختم کیا جائے۔

۳۔ تعوذات اور دعائیں خوب پڑھی جائیں، ذکر الٰہی تنہائی اور محفل میں برابر جاری رکھا جائے، جادو، نظر بد یا کسی بلا سے بچتے رہنا چاہیئے۔

۴۔ نہار منہ سات عدد عجوہ کھجور کھانا چاہیئے ،اور بروایت مسلم مدینہ منورہ کے کھجور ہوں۔

۵۔ جادو کا اثر ہو جانے کے بعد اس کو نکال باہر کرنا اور جسم کے جس حصے پر یا پھر انسان کے کسی حصے کو لے کر جادو کیا گیا ہو تو جائز طریقوں سے جادو کا اخراج ضروری ہے۔

۶۔ جادو کا رقیہ اس طرح کیا جاتا ہے کہ بیر کے سات پتے دو پتھروں یا کسی چیز کے درمیان رکھ کر کوٹے جائیں پھر ان پر پانی ڈالا جائے اور پھر مندرجہ ذیل دعائیں پڑھی جائیں:

۱۔ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَيْطَانِ الرَّجِيمِ ۲۔ آیتُ الْکرُسِی

۳۔ أَوْحَيْنَا اِلَى مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأفِكُونَ. فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ. وَأُلْقِيَ السَحَرَةُ سَاجِدِينَ. قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ. رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ (الأعراف ۱۱۷۔۱۲۲) ۔اور پھر (وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ۔ الى قوله ۔ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ)(یونس ۷۹/۸۲)

۵۔(قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ ۔ الى قوله ۔ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ)(طه ۶۵۔۷۰)

۶۔۷۔۸۔۹۔ سورۃ (قل يا أيها الكافرون)(قل هو الله أحد)(قل أعوذ برب الفلق)(قل أعوذ برب الناس) پڑھیں، پانی پر درج بالا آیات پڑھنے کے بعد تین بار جادو سے متاثر کو پلانا چاہیئے ،اور باقی پانی سے نہلایا جائے ان شاء اللہ مرض ختم ہونے کی توقع ہے. اگر اور پڑھنے کی ضرورت پڑے تو آدمی پھر پانی پڑھے اور مریض کو پلانے اور نہلانے کا کام کرے۔

نوٹ:۔ یہی تدابیر بچھو کے ڈسے ہوئے شخص کے ساتھ بھی کئے جائیں، نظر بد کا ایک اور علاج یہ ہے کہ نظر لگانے والے کو نہلا کر اس کا پانی نظر والے کو نہلانے سے شفا کی منجانب اللہ توقع ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ تمام کو بیماریوں سے شفائے کاملہ عطا کرے آمین۔

<><><><><>

(۱) علاج کا یہ طریقہ صحیح مسلم سے ماخوذ ہے۔

رقیہ کی آیات واحادیث اور ضروری ہدایتیں

۱۔ سورۃ الفاتحہ　　۲۔ آیت الکرسی

۳۔ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں: (آمن الرسول).. (لا يكلف الله نفسا.)

۴۔ المعوذات (قواقل) سورة (قل يا أيها الكافرون)(قل هوالله أحد)(قل أعوذ برب الفلق)(قل أعوذ برب الناس)

۵۔ آیت : (فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)(البقرة/١٣٧)

٦۔ // (يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ وَآمِنُوا بِهِ ... الى قوله مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ)(الاحقاف/ ٣١)

۷۔ آیت (وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ ... الى قوله إِلَّا خَسَاراً)(الاسراء/٨٢)۔

۸۔ آیت (أَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلىٰ مَاآتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ) (النساء ٥٤)

۹۔ آیت (وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ) (الشعراء / ٨٠)

١٠۔ // (وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ) (التوبة/ ١٤)

١١۔ // (قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوا هُدىً وَّشِفَاءٌ) (فصلت/ ٤٤)

١٢۔ // (لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلىٰ جَبَلٍ ...الى قوله ...مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ)

١٣۔ // (فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرىٰ مِنْ فُطُورٍ) (الملك/٣)

١٤۔ // (يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ....)(يونس / ٥٧)

١٥۔ // (وَإِنْ يَكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا يُزْلِقُونَكَ..... إِنَّهُ مَجْنُونٌ) (القلم/ ٥١)

١٦۔ // (وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ... الى قوله: يَأْفِكُونَ)(الاعراف/ ١١٧)

١٧۔ // (فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (الاعراف/١١٨)

١٨۔ // (فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِيْنَ) (الأعراف/١١٩)

١٩۔ // (قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّاأَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى) (طٰهٰ/ ٦٥)

٢٠۔ // (وَأَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا.... حَيْثُ أَتَى) (طٰهٰ٦٩)

٢١۔ // (ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُوْلِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ..)(التوبة٢٦)

٢٢۔ // (فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا ...)(التوبة/ ٤٠)

٢٣۔ // (فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهُ عَلَى رَسُوْلِهِ) (الفتح/٢٦)

٢٤ ـ //(لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُونَکَ .. الی قولہ .....فَتحاً قَرِیباً (الفتح/ ١٨)

٢٥ ـ // (ھُوَ الَّذِی أَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ ... اِلَی قَولِہِ .. مَعَ اِیْمَانِہِمْ) (الفتح / ٤)

٢٦ ـ // (وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّیَاطِینُ عَلیٰ مُلْکِ سُلَیْمَانَ)(البقرۃ١٠٢)

<><><><><>

احادیث سے ثابت رقیہ کی دعائیں

١ ـ أَسْأَلُ اللّٰہَ العَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ أَنْ یَشْفِیَکَ ـ

٢ ـ أُعِیْذُکَ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَھَامَۃٍ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ ـ

٣ ـ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْھِبِ الْبَأْسَ اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِی لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ ، شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سُقْماً ـ

٤ ـ اَللّٰھُمَّ أَذْھِبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا وَوَصَبَتَھَا ـ

٥ ـ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ـ سات مرتبہ

٦ ـ بِسْمِ اللّٰہِ أَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ شَرِ کُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ، اللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ أَرْقِیْکَ ـ

٧ ـ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر تین بار بِسْمِ اللّٰہِ اور سات بار أَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہِ مِنْ شَرِّمَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ ـ کا حکم ہے (صحیح مسلم)

٨ ـ أَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ـ (صحیح مسلم)

٩ ـ أَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَاتِ مِنْ غَضَبِہِ وَعِقَابِہِ وَشَرِّ عِبَادِہِ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیْطَانِ وَأَنْ یَحْضُرُونَ ـ

۱۰۔ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ التِی لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَبَرأَ وَذَرأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا یَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرأَ فِی الأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ فِیهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقاً یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ۔ (من مسند أحمد ۱۱۹/۳ باسنادصحیح، عمل الیوم واللیلة لابن السنی ،وانظر مجمع الزوائد ۱۲۷/۱۰).

۱۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِیكَ مِنْ کُلِّ شَیٍٔ یُؤْذِیكَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ، اللّٰهُ یَشْفِیكَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِیكَ۔ (صحیح مسلم ۱۷۱۸/٤)

۱۲۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تَوَکَّلْتُ عَلَیْهِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

۱۳۔ اَللّٰهُمَّ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، رَبَّنَا وَرَبُّ کُلِّ شَیٍٔ أَنْتَ آخِذُ بِنَاصِیَتِهٖ ، أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیٌٔ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیٌٔ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیٌٔ، وَأَنْتَ البَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیٌٔ۔

(صحیح مسلم ۲۰۸٤/٤)

۱٤۔ بِسْمِ اللّٰهِ یُبْرِئُكَ، وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْكَ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ۔ (صحیح مسلم ۱۷۱۸/٤)

۱۵۔ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِیكَ مِنْ کُلِّ شَیٍٔ یُؤْذِیكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَمِنْ کُلِّ ذِی عَیْنٍ اللّٰهُ یَشْفِیكَ۔(صحیح سنن ابن ماجه ۲٦۸/۲).

نوٹ:۔(۱) درج بالا دعائیں: تعوذات اور رقیہ کی جانے والے وظائف: جادو، نظر بد، جن، شیاطین کے آسیب اور دیگر بہت ساری بیماریوں کے لئے ان شاءاللہ شفا بخش ہوں گی۔

(۲) جس عضو (Part of Body) پر جادو کے اثر کا اندازہ ہو تو حجامہ کے ذریعہ علاج نفع بخش ہونے کو حضرت امام ابن قیم رحمہ اللہ نے زادالمعاد (۱۲۵/۴) میں قلم بند کیا ہے۔ اور ساتھ میں مذکورہ ساری دعائیں وغیرہ ان شاءاللہ نفع بخش ہوں گی۔

۳۔ قرآن وحدیث سے ثابت جملہ غذائیں اور دوائیں صدق دل ویقین محکم کیساتھ استعمال کی جائیں تو اللہ نفع دے گا۔ ۱۔ شہد ۲۔ حبہ سوداء ۳۔ آب زمزم۔

۴۔ بارش کا پانی (وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكاً ، فَأَنْبَتْنَا بِهٖ جَنَّاتٍ، وَحَبَّ الْحَصِیْدِ) (آیة ۹/من سورة ق)۔

قارئین کرام آپ کے فائدے کے لئے قرآن وحدیث کی روشنی میں چند باتیں لکھی گئی ہیں۔ اللہ ان سے ہم سب کو نفع بخشے، گناہوں سے دور رکھے اور ایمان کامل عطا کرے، اعتماد علی اللہ اور استقامت کی دولت سے مالا مال کرے، خدمت میں کوئی تقصیر ہو تو اللہ معاف فرمائے، آمین۔ وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی رسوله الکریم۔

طالب دعا وعافیت

خادم علم: ڈاکٹر محمد العمری ابوعبداللہ

بانی وصدر مرکز الامام ابن حجر

للعلم والثقافة وخدمة السنة المطهرة

PLOT:58-65,RALLAGUDA

ROAD,SHAMSHABAD.

POSTBOX 57,: BANJARA HILLS

HYD.500034 . Ph:9849313744

Email: Ibnehajar@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبروں کی زیارت، اس کے احکام اور آداب

١ ـ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا" ـ (صحيح مسلم ٦٧٢/٢ ح ٩٧٧ الجنائز)

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا، اور اب خوب کیا کرو!

٢ ـ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ .. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ .. وَأَنَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ اللَّاحِقُونَ. أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ـ (صحيح مسلم ٦٧١/٢ ح ٩٧٥ الجنائز)

رسول اللہ ﷺ لوگوں کو سکھایا کرتے تھے کہ وہ قبروں کی زیارت کے وقت یوں پڑھا کریں۔ السلام علیکم ...الخ بسلامتی ہو تم مؤمن اور مسلمان گھر (یعنی قبر) والوں پر اور ہم سب بھی ان شاء اللہ آپ سے ملنے والے ہیں میں اللہ تعالیٰ سے ہمارے اور آپ سب کے لئے عافیت (سلامتی) کی درخواست کر رہا ہوں۔

٣ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ! يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ.
(ترمذی ٢٥٨/٢ ح ١٠٥٩ الجنائز باب ما يقول اذا دخل ...)

رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے قبروں کے پاس سے گزرتے تو درج بالا دعا پڑھا

کرتے تھے۔ سلامتی ہو تم سب قبر والوں پر! اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری مغفرت فرمائے تم ہم سے آگے چلے گئے اور ہم آپ کے پیچھے ہیں۔

٤ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زُوَّارَاتِ الْقُبُورِ (ترمذی ٢٥٩/٢ ح ١٠٦١ الجنائز باب ما جاء فی کراھة زيارة القبور للنساء)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

٥ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا . قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ" رواه أهل السنن۔ (فتح المجيد ص ١٩٦)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبروں کی زیارت کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی ہے، اور اسی طرح قبروں پر مسجدیں بنانے اور وہاں چراغ جلانے والے لوگوں پر بھی لعنت کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ قبروں کی زیارت عورتوں کے لئے علماء نے نا پسند کیا کیوں کہ ان کے صبر کا دامن تنگ ہے اور وہ بہت جلد گھبراہٹ کے پھوٹ پھوٹ کر رونے اور چلانے لگیں گیں کیوں کہ وہ کمزور مخلوق اور صبر کی طاقت کم رکھتی ہیں۔ اللہ ان کے حال پر رحم فرمائے۔ آمین۔

<I><I><I><I><I>

شرم وحیاء، نظروں کی حفاظت اسبابِ ایمان ہیں

اللہ رب العزت نے انسانوں کو آنکھوں کی نعمت عطا کی ہے جو انمول اور بے حد مفید ہے ان کے بغیر زندگی ادھوری ہے، لہذا ان کی خوب حفاظت کی جائے، اس کے کچھ اصول اور ضوابط ہیں ان کو اپنانا دانش مندی ہے، لہذا یہاں بری اور ناجائز نظروں سے آنکھوں کی حفاظت کے بارے میں کچھ اللہ کے اور اس کے رسول کے فرمان قلمبند کئے جارہے ہیں ان پر عمل کرنے سے آدمی نظروں کے گناہوں سے ان شاء اللہ محفوظ رہتا ہے، ایمان کی بقاء اور آخرت کی نجات کی توقع ہے، اجنبی عورتوں کو براہ راست یا بذریعہ تصویر، انٹرنیٹ، موبائل فون، وغیرہ سے دیکھنا حرام ہے۔

اس سلسلے میں کچھ قرآنی آیتیں اور ان کے معانی پیش خدمت ہیں۔

۱۔ (قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ) (سورۃ النور/۳۰) ترجمہ: اے محمد ﷺ! مسلمان مردوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لئے پاکیزگی ہے۔

۲۔ (وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ، وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ، وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ

زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ) (سورۃ النور/۳۱)

مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے، اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے....

۳۔ (فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ)(النساء/۳۴)

ترجمہ: پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت اپنی نگہداشت رکھنے والی ہیں۔

۴۔ (وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا) (الاحزاب/۳۵)

اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں، اور اللہ کی کثرت سے یاد کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

۵۔ (وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ) (المؤمنون/ ۵۔ المعارج/ ۲۹)

اور وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۶۔ (وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُوحِنَا)(الانبیاء/۹۱)

اور وہ پاک دامن بی بی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی، ہم نے اس کے اندر اپنی جانب سے روح پھونک دی۔

۷۔ (وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا) (التحریم/۱۱)

(اور مثال بیان فرمائی) مریم بنت عمران کی جس نے اپنے ناموس (شرمگاہ) کی حفاظت کی اور پھر ہم نے اپنی طرف سے اس میں جان پھونک دی۔

نظروں کی حفاظت کے ضمن میں احادیث نبویہ شریفہ اور ان کے معانی

۱۔ ''اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا فَالْعَيْنُ زِنَاهَا النَّظَرُ....''

بے شک اللہ نے ہر آدمی پر اس کا زنا لکھا ہے تو اس کے آنکھوں کا زنا اجنبی مرد یا عورت کو دیکھنا ہے۔

۲۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ...... اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ : أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ ..... اِحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ ''

(رواہ أحمد فی مسندہ، ۳۲۳/۵)

اے لوگو! اپنی جانب سے مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں؟! ......۴۔ اپنے شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ ۵۔ اپنی نگاہیں ناجائز چیز سے نیچی رکھو۔ ۶۔ برائی سے اپنے ہاتھ روک لو۔

۳۔ .... اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ .....

ابو داؤد (٤١/٤ ح ٤٠١٧، اللباس باب النهى التعرى) اپنی شرمگاہ سوائے اپنی بیوی کے کوئی نہ دیکھے۔

۴۔..... أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ (أبو داؤد ٤٠/٤ ح٤٠١٤ اللباس ـ باب النهى عن التعرى)۔ حضرت جرهد کے قریب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے اس حال میں کہ ان کے ران پر کپڑا نہیں تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران عورت (چھپانے کی چیز) ہے۔

۵۔ .... خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَحْشُرُ عُرَاةً (ابو داؤد، ٤٠/٤ ح٤٠١٦ اللباس)

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ وزنی پتھر لے جاتے ہوئے جسم سے کپڑا گر گیا تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلدی سے اپنا جسم چھپاؤ اور ننگے ہو کر نہ چلا کرو۔

۶۔ ..... لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا يُفْضِي الْمَرْأَةُ اِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ـ (ابو داؤد ٤١/٤ ح٤٠١٨ اللباس) ـ کوئی مرد کسی مرد کی اور کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے، اور نہ ہی دو مرد یا دو عورتیں ایک ہی کپڑے (چادر) میں وقت گزاریں۔

۷۔...... اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا اُدْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔ (مسند أحمد ١٩١/١) عورت جب پانچ نمازیں ادا کرے، اور رمضان بھر کے روزے رکھے، اور اپنی شرمگاہ کسی کو نہ دکھائے اپنے شوہر کی بھی حفاظت (یعنی خوب خدمت) کرے تو اس کو جنت کے دروازوں میں سے کسی بھی دروازے سے داخل ہونے کا اختیار ہوگا۔

٨۔ .... اِنَّ مِمَّا أَدرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَىٰ: إِذَا فَاتَكَ الْحَيَاءُ (اذا لم تستح)فافعل ماشئت(ابو داؤد ٤/٢٥٢الأدب) ۔ نبوت کا اولین کلام جو لوگوں نے پایا ہے کہ جب آدمی بے حیا ہو جائے تو جو چاہے کرے۔

٩۔ ..... الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً .... وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔ (رواه الشيخان وغيرهما۔) ایمان کے ستر سے زائد حصے ہے..... پہلا توحید اور حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

١٠۔ .. .... الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ (مسلم ايمان ٦١) حیاء سراپا بھلا ہے۔

١١۔ .... الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ (صحيح البخاري كتاب الأدب باب ٧٧) حیاء کا ماحصل بھلائی ہے۔

........)()()()()(........

جشن میلاد (Birth Day Party) بدعت ہے یا سنت ؟!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى كَفَىٰ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ أما بعد!

ان دنوں دنیا میں ایک بدعت عام ہوگئی ہے، اور لوگوں نے اس کی بڑی آؤ بھگت کی ہے اور بعض مدعیان علم وعرفان نے اس کے جائز ہونے کا فتویٰ بھی دیا ہے (جو کریلا اور نیم چڑھا کا مصداق ہے) اور یہ بدعت جنم دن کے نام سے آئے دن بڑا زور پکڑ رہی ہے، اس کے لئے دعوت نامے تقسیم ہوتے ہیں، شادی خانے اور شاندار فنکشن ہال کرائے پر لئے جاتے ہیں اس طرح کے جشن اور جلسے جلوسوں کے لئے بڑی بڑی کمپنیاں اور خاص ادارے سرگرم عمل ہیں، اس طرح کی پارٹیاں چند لوگوں کی زندگیوں کے اٹوٹ حصے بنتے جارہے ہیں، اور یہ برائی آگ کی طرح پھیلتی جارہی ہے، حتی کہ بعض ماں باپ اور رشتے دار خود ان پارٹیوں کے منانے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں اور ان کو بڑھاوا دینے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے ہیں، ان کے منانے میں روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہایا جارہا ہے۔ ایسی محفلوں کو سجانے میں لوگوں کی جانب سے بڑی نفاست اختیار کی جارہی ہے، غیر ضروری چیزوں میں بے دریغ مال لٹائے جانے لگے ہیں۔

تو اب آیئے! ان بدعات کے انکار میں ہمارے بصیرت افروز جلیل القدر علماء کے آراء جان لیں اور ان سے زندگی کے ان اندھیروں میں روشنی حاصل کرلیں!۔

یا جنم دن کی یادگار پارٹیاں منانا، اور لوگوں کو ان میں شرکت کی دعوت دینا بالکل باطل اور بے بنیاد، اور حق کی خلاف ورزی ہے. بلکہ مسلمان اپنی اولاد کے پروان چڑھنے اور تندرست ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، اور جب اپنوں کی ازدواجی زندگی آگے بڑھنے اور زندگی پرسکون ہونے پر اللہ کی تعریف کرتا ہے، اور پھر جناب موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ ہم اور آپ کی دانست کے مطابق مسلمانوں کی دو بڑی عیدیں ہیں، [1] ایک عید الفطر اور دوسری عید الأضحیٰ اور پھر ہفتہ واری عید جمعہ کے دن ہے، ان کے علاوہ ہم مسلمانوں کی کوئی اور عید نہ دارد! البتہ نصرانیوں کے یہاں ان گنت عیدیں ہیں۔ ا۔ Mother's day ۲۔ کرسمس ڈے۔ ۳۔ اور ہر چیز کی عید۔ ۴۔ جنم دن پارٹی۔ ۵۔ سال نو کی پارٹی وغیرہ وغیرہ اور ان میں مٹھائیاں، کیک اور مختلف کھانے پینے کی چیزیں تقسیم کی جاتی ہیں۔

۲۔ حضرت شیخ ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان (مجلس کبار علماء کے ممبر) رقمطراز ہیں کہ: انبیاء اور علماء یا بادشاہوں اور اونچے لوگوں کی یادگار پارٹیاں، سالگرہ منانے کا اللہ نے کوئی حکم نہیں دیا اگر کچھ ہوتا تو ہمارے پیارے رسول ﷺ کا پیدائشی دن منایا جاتا مگر اس کا ثبوت نہ آپ سے ہے اور نہ خلفائے راشدین یا صحابہ اور نہ ہی تابعین کرام

....

(۱) ☆ زیر نظر مضمون دراصل ''بدعة أعياد الميلاد ''عربی مضمون کا ترجمہ ہے جو مجلۃ الدعوۃ ریاض سے مورخہ ۱۰ ار رجب المرجب ۱۴۳۳ھ مطابق 31 مئی ۲۰۱۲ میں شائع ہوا، مضمون پرمغز، اثر انگیز، نصیحتوں سے لبریز اور بصیرت افروز ہے، ہمدردان ملت علمائے کرام کے درد بھرے پیام ہونے کی وجہ سے اس گلدستۂ نصائح کے پھول بنے، اللہ نیک عمل کی بیداری اور مسلمان کو توفیق عطا فرمائے، آمین۔

اور ان کے بعد آنے والوں سے ہے ان پیشواؤں کی جانب سے اس طرح کے کوئی جشن منانے کی خبر ہمیں نہیں پہونچی ہے۔

بلکہ یہ اور اس جیسی بدعتیں قرون مفضلہ (صحابہ، تابعین، اتباع تابعین رضی اللہ عنہم) کے بعد بعض جاہل (نادانوں کی) ایجادیں ہیں، نصرانیوں کی دیکھا دیکھی یہ مسلمانوں کی ایجاد ہیں، کہ نصرانیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی جنم دن پارٹی منائی، حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا بلکہ نصرانیوں نے اپنی جانب سے اس بدعت کی ایجاد کی اور اپنے دین کا ایک حصہ بنالیا، تو مسلمانوں نے قرون مفضلہ کے بعد ان کی تقلید میں بدعت جشن میلاد رسول ﷺ ایجاد کی تو دونوں قومیں اس سلسلے میں برابر سرابر ہیں حالانکہ ان کے لئے ضروری تھا کہ وہ شریعت مطہرہ کی اتباع کا شرف حاصل کرتے، اور بدعت (کی شقاوت) سے اپنے دامن کو بچالیتے! جب کہ اس طرح کے سارے جشن محض مال و وقت، محنت کو رائیگاں کرنا ہے، طرح طرح کی بدعات و رسومات کی ایجاد ہے اور لوگوں کو سنتوں سے باز رکھنا ہے۔

مشہور داعی جناب شیخ محمد الصالح المنجد نے فرمایا ہے کہ قرآن و حدیث کی شرعی دلیلیں یہ نشاندہی کرتی کہ سب طرح کی برتھ ڈے پارٹیاں بدعات ہیں، دین میں ان کی کوئی بنیاد نہیں ہے، ان میں شرکت جائز نہیں ہے، اس سے بدعات کی تائید اور حوصلہ افزائی ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے: ﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ﴾ (الشوریٰ ۲۱) کیا ان لوگوں نے (اللہ کے) شریک مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین

مقرر کردئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔

۲۔ (ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا ۔ اِلَىٰ قوله ۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ) (الجاثية ١٨۔١٩)

ترجمہ: پھر ہم نے آپ کو دین کی (ظاہر) راہ پر قائم کردیا۔ سو آپ اسی پر لگے رہیں اور نادانوں کی خواہش کی پیروی میں نہ پڑیں، یاد رکھیں کہ لوگ ہرگز اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے (سمجھ لیں کہ) ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں اور پرہیزگاروں کا کارساز اللہ تعالیٰ ہے۔

(اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهِ أَوْلِيَاءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ) (الاعراف/۲) تم لوگ اس کا اتباع کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی اتباع مت کرو تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو۔

۱۔ صحیح حدیث کی رو سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد کیا ہے: ''مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ'' (صحیح مسلم) ترجمہ: جس نے ہماری شریعت سے ہٹ کر کوئی اور عمل کیا تو وہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ ''إِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ: كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ'' (متفق علیہ) ترجمہ: سارے کلاموں میں عمدہ کلام اللہ کی کتاب ہے اور شریعتوں میں بے حد عمدہ محمد ﷺ کی ہے (شریعت سے ہٹ کر) ایجاد کئے

ہوئے کام بہت برے ہیں، اور ایسا ہر نیا کام گمراہی (کا سبب) ہے۔

یہ اور اس طرح کی ساری بدعات نا قابل قبول ہیں کیونکہ ان میں یہود ونصاری کی مشابہت ہیں ان کے اتباع سے ہمارے رسول ﷺ نے ڈرایا ہے: ''لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ: حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوْهُ! قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَىٰ؟! قَالَ: "فَمَنْ"؟! (صحیح بخاری ومسلم)۔

ترجمہ: تم تمام لوگ تم سے پہلے کی قوموں کی ہو بہو پیروی کروگے، اگر وہ کسی گھوڑ پھوڑ کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی ان کے پیچھے سے داخل ہو جاؤگے، لوگوں نے پوچھا تو کیا وہ اگلی قومیں یہود ونصاری کی ہوں گی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں تو اور کون؟!

۔ ''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ'' جس نے کسی اور کی مشابہت اختیار کی ہوگی انہیں میں اس کا شمار ہوگا۔!

۳۔ حضرت ڈاکٹر ناصر بن سلیمان العمر نے فرمایا ہے کہ: تم اپنے بچوں کی تربیت سنت کے مطابق کرو اور فرماتے ہیں کہ جنم دن کے سالگرہ (پارٹیاں) ساری ناجائز ہیں اور بدعات ہیں کافروں کی عیدوں کی طرح ہیں دین اسلام کی صرف دو ہی عیدیں ہیں، نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، ''مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ... (أخرجه البخاري ومسلم من حديث أبي هريرة رضي الله عنه) ہر بچہ فطرت کے مطابق جنم لیتا ہے تو اس کے ماں باپ اس کو یہودی، نصرانی، یا مجوسی دین سکھلاتے ہیں۔

اوراسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت مرفوعا وارد ہے: ''مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ'' (صحيح مسلم)، ترجمہ: جس نے ہماری اس شریعت میں کسی نئی چیز کی داغ بیل ڈالی وہ اسی کے حوالے کردی جائیگی۔

لہذا اولاد کی تربیت سنت کے مطابق کی جائے، غیر مسلموں کی عادات اور برتاؤ کے مانند کرنے سے ان کو دور رکھا جائے، چنانچہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ'' (أخرجه أبو داؤد بسند صحيح عن ابن عمر) ترجمہ: جوکوئی شخص کسی اور قوم کی عادت واطوار اختیار کرے گا اس کا بھی انہیں میں شمار ہوگا۔!

لہذا بچے کو ایسا سدھارا جائے جو اس کے لئے دنیا اور آخرت میں نفع بخش ہو!

۴۔ شیخ عبداللہ بن سلیمان آل مھنا فرماتے ہیں کہ یہ بدعات دین میں نئی ایجاد ہیں، اسلام میں ان کا کوئی نام ونشان نہیں تھا، محمد ﷺ جب مدینہ منورہ (ہجرت کرکے) تشریف لائے تو وہاں لوگوں کو دو مقررہ دن کھیلتے ہوئے دیکھا، تو ان کے بارے میں دریافت فرمایا تو لوگوں نے ان کی تاریخ بتائی کہ ہم لوگ زمانۂ جاہلیت میں ان دونوں دن بڑا کھیل تماشہ کیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کی جگہ: عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر مقرر کی ہے، تو ان دونوں دن کھیل کود کے لئے باقی نہیں رکھا حالانکہ ان میں کچھ اور بیہودگی نہیں ہوا کرتی تھی۔

دوسری ایک اور بات یہ ہے کہ جنم دن پارٹی ہو یا کچھ ہو ان کے اہتمام اور ان میں جشن منانا درج ذیل تین علتوں میں سے کوئی تو ہوگی۔:

پہلی علت:۔ اپنے مقرر کردہ زمانے پر عید منانا شریعت مطہرہ کے خلاف ہے اور دین میں نئی ایجاد ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے: (أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ ....) (الشوری ۳)

۔اور ارشاد نبوی ہے: (مَنْ أَحْدَثَ فِيْ أَمْرِنَا) الحدیث (اس کا ترجمہ وتفصیل گزر چکے ہیں)۔

دوسری علت:۔ کافروں کی مشابہت سے شریعت نے منع کیا ہے، چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ''مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ''، جس نے کسی اور قوم کی مشابہت اختیار کی اس کا شمار انہیں میں ہوگا۔ اس پر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ان کافروں سے مشابہت اختیار کرنا حرام ہے اور بظاہر ان کے کفر کو اپنانا ہے: چنانچہ ارشاد الٰہی ہے: (وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ) (المائدہ/۵۱)

شریعت اسلامیہ نے غیروں کی عیدوں کی ہمیں پیروی کرنے سے منع فرمایا ہے چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے: ''قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا .... الحديث ۔رسول اللہ ﷺ جب مدینے منورہ تشریف لائے تو لوگوں کو دو مقررہ دنوں میں کھیل کود میں مگن پایا تو فرمایا کہ (اے مسلمانو!) اللہ نے تمہارے لئے ان کی جگہ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر مقرر فرمایا ہے، ایک اور حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔: ''دَخَلَ عَلَيَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ .... تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ .... الخ۔

ترجمہ:۔ میرے ہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اتفاق سے انصار کی دولڑکیاں قصیدہ پڑھ رہی تھیں جو کہ انصار نے یوم بعاث کو پڑھا تھا اور وہ گلوکارہ نہیں تھیں !تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ارے کیا بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر شیطانی راگ راگنی کے الاپے کا کام ہورہا ہے؟ حالانکہ وہ عید (خوشی) کا دن تھا۔؟ تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فوراً کہدیا کہ اے ابوبکر ہر قوم کو عید و مسرت کے دن مقرر ہیں اور یہ ہماری شادمانی اور عید کے دن ہیں۔

اس حقیقت کو اجاگر کرتے ہوئے علامہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے درج ذیل آیات سے اس کو تقویت عطا کی ہے۔:

۱۔ (وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا) (البقرۃ/۱۴۷) ہر شخص ایک نہ ایک طرف متوجہ ہورہا ہے تم نیکیوں کی طرف دوڑو۔

۲۔(وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجاً) (المائدہ/۴۸) تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کردی ہے!

یہودیوں اور نصرانیوں کی خاص عیدوں میں ہم ان کے ساتھ شرکت نہیں کرینگے، جیسا کہ انہیں ہم اپنی عیدوں میں شریک نہیں ہونے دیں گے۔

لہذا ان کی عیدوں کو اپنانا یا کوئی اور دن مقرر کر کے ہم مسلمان عید منائیں شریعت میں ناروا، نازیبا حرکت ہے، اس سلسلے میں درج ذیل احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ”لَا تَخُصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ ...وَلَا تَخُصُّوا يَومَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ ... الحديث

ترجمہ: ارشاد رسول ﷺ ہے کہ لوگو! جمعہ کی رات کوئی مخصوص عبادت اپنے طور پر نہ کرو اور جمعہ کے دن خاص کر روزے نہ رکھا کرو۔

۲۔ ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوعاً: ” لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَومٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ......“ الحديث ۔ترجمہ: اسی طرح رمضان آنے سے قبل (اس کے احترام میں) ایک دودن کے روزے پیشگی نہ رکھا کرو!

۵۔ شیخ عبدالرحمن السحیم نے اس سلسلے میں فرمایا ہے کہ جنم دن پارٹیاں، سالگرہ نصرانیوں کی عادت وایجاد کردہ ہیں، لہذا ایسی پارٹیوں اور جشنوں میں ہمیں وہ اپنے پاس بلائیں تو ان کی دعوت قبول نہیں کی جائے گی۔

اے مسلمانو! آپ اللہ کی رضامندی کی جستجو کیجئے، جو ایسا کرے گا اللہ اس سے راضی ہوگا اور دیگر افراد کو بھی راضی کرلے گا۔

چنانچہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے: ”مَنِ الْتَمَسَ رَضَاءَ اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رَضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ“ (رواہ الترمذی) جو بندہ لوگوں کی پرواہ کیئے بغیر اللہ کو راضی کرے تو اللہ لوگوں سے اوکو محفوظ فرمائے گا اور جو بندہ لوگوں کی رضامندی کی جستجو میں اللہ کو ناراض کرے گا تو اللہ اس کو لوگوں کے حوالے فرمادے گا۔

ان جنم دن پارٹیوں اور ان پر سالگرہ وغیرہ منانے کی حرمت میں امام ابن باز اور علامہ محمد بن صالح بن عثیمین اور عبداللہ بن جبرین وغیرہم رحمہم اللہ نے فتاوی صادر فرمائے

ہیں جو قارئین کرام کی خدمات میں مزید استفسار کے لئے پیش ہیں۔

۱۔ حضرت امام عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ جنم دن پارٹی منانا کیا حکم رکھتا ہے؟ تو آپ نے یوں فرمایا:۔

شریعت مطہرہ میں جنم دن پر خوشی منانا، پارٹیاں مقرر کرنا بے بنیاد ہے، بلکہ وہ بدعت ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بدعت بتائی ہے: ’’مَنْ أَحْدَثَ فِیْ أَمْرِنَا هَذَا مَالَيسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ‘‘.

اور ہم سب کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں اپنے جنم دن کا جشن نہیں منایا تھا، اور نہ اس کا حکم صادر فرمایا تھا، اور نہ ہی اس سلسلے میں آپ ﷺ نے اپنے خلفائے راشدین یا دیگر صحابہ کرام کو کچھ بتایا ہے۔ اور انہوں نے ایسا کچھ نہیں کیا جب کہ وہ دنیا کے لوگوں میں آپ ﷺ سے زیادہ محبت کرنے والے اور سنت سے زیادہ واقف کار تھے اور آپ کی پیروی کی بہت دلچسپی رکھا کرتے تھے اور اگر آپ کا جنم دن منانا جائز ہوتا تو آپ حضرات اس میں پہل فرماتے تھے، اس کے بعد آنے والے برگزیدہ لوگ یا اور دیگر علمائے دین نے میلاد نبی ﷺ پر جشن منایا۔

تو ہم تمام کو اچھی طرح یہ معلوم ہو گیا کہ بعثت نبوی ﷺ کے مقاصد و اغراض میں یہ عمل داخل نہیں تھا. اس سلسلے میں آپ یا آپ کے اصحاب اور بعد میں آنے والے مسلمانوں نے کچھ کیا ہوتا تو ہم لوگ بڑھ چڑھ کر ایسا کیا کرتے تھے کیونکہ ہم کو آپ کے سنت کی پیروی کی حد درجہ خواہش اور دلچسپی ہے، تو آیئے ہم اپنے اور دیگر مسلمانوں کے لئے دین کی پابندی،

اور حق پر جمے رہنے اور اس کی مخالفت سے پناہ کی توفیق مانگتے ہیں۔

۲۔ امام محمد بن صالح بن عثیمین رحمه الله سے (عید میلاد، جنم دن پارٹی) کے سلسلے میں سوال کیا گیا تو آپ نے جواباً فرمایا ہے کہ: مجھے لگتا ہے کہ عید میلاد سے مراد انسان کے جنم دن کا جشن ہے اس کی عمر عزیز سے ایک سال گزر جاتا ہے تو لوگ اس مناسبت سے جشن مناتے ہیں، خاندان کے سارے افراد اکٹھا ہوتے ہیں اور اس سلسلے میں شاندار دعوتیں کی جاتی ہیں، تو اس کے بارے میں میں کہہ رہا ہوں کہ یہ کام ناجائز ہے، کیونکہ اسلام کی رو سے عیدالاضحیٰ، عیدالفطر اور عید جمعہ ہی ثابت ہیں، اس سلسلے میں سنن نسائی رحمہ اللہ کی ایک روایت ملاحظہ فرمایئے: ’’عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِأَهْلِ الجاهِلِيةِ يَوْمَانِ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا، فَلَمَّا قَدِمَ النبیُ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، قَالَ: كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُونَ فِيهِمَا، وَقَدْأَبدلكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيراً مِنهُمَا عِيدُ الفِطْرِ، وَعِيدُ الأَضحىٰ.‘‘ ۔ ترجمہ: أنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے لوگ ہر سال دو دن خوب کھیلا کرتے تھے، جب محمد ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہ دیکھا اور اپنی امت سے ارشاد فرمایا: اللہ نے تمہارے لئے ان دو دنوں کے بدلے اور دو اچھے دن عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ عید کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

اور یاد رکھئے کہ اس طرح جنم دن کے جشن منانے والے کے لئے ایک موقعہ ملتا ہے کہ جب اپنے بچوں کی برتھ ڈے پارٹیاں کی جاتی ہیں تو بدرجۂ اولی حضرت رسول اللہ ﷺ کی جشن میلاد منانی چاہئے، کیونکہ ایک برائی دوسرے برائی کی راہ ہموار کرتی ہے. اللہ سب کو اچھی توفیق عطا فرمائے، برائی سے دور رکھے۔ آمین۔

۳۔ حضرت علامہ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ سے بھی جشن میلاد اور اس دن اس مناسبت سے شمع محفل بجھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ بری رسم ہے، اور بڑی بری بدعت ہے، اللہ کی جانب سے جواز کی کوئی دلیل نہیں ہے، کیونکہ عیدین اور جشن عبادات الٰہی کی طرح شریعت کا حصہ ہیں، عیدین کے علاوہ جو بھی جشن وجلوس ہیں وہ جاہلیت کی رسم ورواج ہیں، کسی کے عید میلاد منانے کی شرعا کوئی اجازت نہیں ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اوران کے بعد کے علمائے سلف صالحین نے کوئی جشن عید یا پارٹیاں منائی نہیں.

لہذا یہ سب حرام ہیں اور نہ ہی ان میں شریک ہونا درست ہے اور نہ ان پر کسی حوصلہ افزائی اور تائید کرنے کی اجازت ہے، نہ اس حرکت پر کوئی مبارک باد دی جائے گی اور نہ ہی ایسی کسی برائی پر خاموشی اختیار کی جائے گی، اور نہ کسی طرح کی مدد کی جائے گی۔؟!

<><><><><>

فرض نماز کی اقامت کے بعد کوئی اور نماز نہیں ہوگی؟!

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ، وَبَعْدُ !

محترم بھائیو اور بہنو! أحادیث سے ثابت ہے کہ جب فرض نماز کے لئے اقامت دے دی جائے تو پھر اور کوئی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ چنانچہ اس سلسلے کی چند حدیثیں پیش خدمت ہیں۔

۱۔ ..... عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : " إِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلاصَلَاةَ إِلَّا الْمَکْتُوبَةَ "۔ (صحیح مسلم ٤٩٣/١ ح ٧١٠ صلاة المسافرین، باب کراهة الشروع فی نافلة بعد شروع المؤذن)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب نماز فرض کی اقامت دی جائے تو پھر کوئی اور نماز سوائے فرض کے نہیں ہوگی۔

۲۔ ...... عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ فِی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی صَلَاةِ الْغَدَاةِ، فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ فِی جَانِبِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : یَا فُلَانُ بِأَیِّ الصَّلَاتَیْنِ اعْتَدَدْتَ، أَبِصَلَاتِكَ وَحْدَكَ، أَمْ بِصَلَاتِكَ مَعَنَا (صحیح مسلم ح ٧١٢)۔

ترجمہ: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایک آدمی مسجد نبوی میں داخل ہوا اس حال میں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز لوگوں کو پڑھا رہے تھے تو اس شخص نے مسجد کے کونے میں دو رکعتیں تنہا ادا کیں، پھر آپ ﷺ کے ساتھ جماعت کی نماز میں شامل ہو گیا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم نے کس نماز کو اہمیت دی؟ کیا تمہاری اکیلے کی نماز کو؟ یا پھر ہمارے ساتھ ادا کی ہوئی نماز کو؟!!

۳۔ ... عَنْ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ مَرْفُوعاً: آلصبحُ أربعا، آلصبحُ أربَعاً؟(صحيح البخاري ۱/۱۲۱ الأذان)! (فجر کی فرض نماز کے وقت الگ سے دو رکعت نماز پڑھنے والے سے) رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم صبح کی چار رکعت فرض پڑھ رہے ہو؟

حضرت مالک بن بحینہ سے امام مسلم رحمہ اللہ (۱/۴۹۴) نے میں روایت کی ہے :أُقِيمَتْ صَلاةُ الصُّبحِ فرأَىٰ رَسُولُ اللهِ ﷺ ،رَجُلاً يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ، فَقَالَ: أتُصَلِّي الصُّبحَ أربَعاً ؟

ایک دن صبح کی نماز فرض کی اقامت مؤذن دے رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو الگ تھلگ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس سے پوچھا: کہ کیا تم صبح کی چار رکعت پڑھ رہے ہو۔

لہٰذا یہ ساری اور ان جیسی دیگر احادیث کی روشنی میں اقامت نماز فرض کے بعد کسی کو (جماعت سے الگ) کوئی اور نماز کی اجازت نہیں ہے۔

اللہ ہم سب مسلمانوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

بسم الله الرحمن الرحيم

آپ کا ہم سفر: ادائے عمرہ کا مختصر طریقہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَىٰ رَسُولِهِ الْكَرِيمِ . وبعد!

قاری حضرات کی خدمات میں عرض ہے کہ جس ملک سے آدمی بغرض حج یا عمرہ مکہ مکرمہ (بیت اللہ) کا قصد کرے اس کے لئے میقات سے گزر کر نیت کرنا ہے اور وہ عمرہ کرنا چاہے تو اس کے چار رکن ہیں:

۱۔ احرام باندھنا اور نیت عمرہ: ''لبيك عمرة'' کا تلفظ ہے۔

۲۔ اللہ کے گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کرنا ہے۔

۳۔ صفا اور مروہ نامی پہاڑوں کے درمیان سعی کرنا ہے۔

۴۔ آخری رکن: مرد کے لئے سر مونڈھنا، اور عورت کے لئے سارے سر کے بال سے کچھ کاٹنا ہے۔

پہلا رکن میقات:۔ (یلملم) سے احرام اور نیت عمرہ کے ساتھ مکہ جانا ہے اور عمرے کے اعمال ادا کرنے ہیں، میقات پر احرام باندھ کر دو رکعت نماز پڑھ کر عمرہ کی نیت: لَبَّيْكَ عُمْرَةً کہنا ہے اور پھر تلبیہ پکارتے ہوئے مسجد حرام میں باب ملک عبدالعزیز سے داخل ہو کر: بِسْمِ اللهِ وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ أعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ : اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أبْوَابَ رحمتك'' پڑھے۔

(طواف) دوسرا رکن: حجر اسود کے پاس سے گزرتے ہوئے ممکن ہو تو اس کو چھو کر طواف شروع کرنا ہے،طواف قدوم میں مرد کے لئے اضطباع اور رمل کرنا ہے۔

اضطباع: سیدھا مونڈھا Shoulder کھلا رکھنا اور رمل قدموں کو قریب رکھتے ہوئے تیز چلنا ہے، پہلے تین چکروں میں حطیم تک یہ دونوں عمل کرنا مسنون ہے۔

طواف کے ہر (چکر) میں رکن یمانی کا چھونا ممکن ہو تو چھو لینا اس کو استلام کہا گیا ہے۔رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دعاء(رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنيَا حَسَنَةً وَّفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) پڑھنے کی تاکید آئی ہے،اسی کیفیت سے سات مرتبہ طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم: کے قریب دو رکعت سنت ادا کرنے کے بعد زمزم آدمی خوب پی لے،اور حدیث سے ثابت ہے:''مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ''ترجمہ:انسان کی ہر مراد آب زمزم سے بفضلہٖ تعالیٰ ، پوری ہوتی ہے،اس وقت آدمی خوب منت کرلے وہ پوری ہونے کی خبر درج بالا حدیث میں ہے

تیسرا رکن: صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سعی کرنا ہے۔

صفاء پر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے،لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ يُحيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ ، کہےاور پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهُ أَنجَزَ وَعدَهُ وَنَصَرَ عَبدَهُ، وَهَزَمَ الأَحزَابَ وَحدَهُ ''پڑھ کر سعی کا آغاز ان شاء اللہ ہوگا۔اور پھر (إِنَّ الصَّفَا وَالمَروَةَ مِن شَعَائِرِ اللّٰهِ)(البقرة ۱۵۸) پڑھنا ہے بالخصوص ان دونوں پہاڑوں سے جوں جوں قریب ہوں۔

ان دونوں کے بیچ ہری علامتوں کے درمیان (بھیڑ بھاڑ نہ ہو تو) دوڑ لگانے کی طرح تیز چلتے ہوئے سعی کریں،یاد رہے کہ سعی صفا پر شروع کر کے مروہ پر ختم کرنا ہے۔

سعی اور طواف کی کوئی خاص دعا مقرر نہیں ہے آدمی جو چاہے دعا کر لے،سوائے جو اوپر لکھا جا چکا ہے،البتہ طواف کے ابتداء میں ''اللّٰهُمَّ إِيمَاناً بِكَ، وَتَصدِيقاً بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهدِكَ ، وَاتِّبَاعاً لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ''پڑھنا ہے جیسا کہ ابھی اس کا ذکر ہوا۔

عمرے کا چوتھا رکن: حلق یا تقصیر ،سر کے بال پوری طرح مونڈنا یا چھوٹے کرنا ہے مونڈنا تین مرتبہ بہتر ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:''اللّٰهُمَّ ارحَمِ المُحَلِّقِينَ ، اللّٰهُمَّ ارحَمِ المُحَلِّقِينَ ، اللّٰهُمَّ ارحَمِ المُحَلِّقِينَ ، قَالُوا: وَالمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : وَالمُقَصِّرِينَ'' (متفق عليه) اے اللہ سر مونڈنے والوں پر رحم فرما،سر مونڈنے والوں پر رحم فرما، اے اللہ! سر مونڈنے والوں پر رحم فرما۔صحابہ نے دریافت کیا :کیا بال چھوٹے کرنے والوں پر بھی؟ تو آپ ﷺ نے ہاں فرمایا۔

عورتوں کے لئے سارے سر کے بال چھوٹے کرنا اس طرح کے چوٹی کی جتنی لٹیں ہوں گی کھول کر ہر لٹ کے نچلے حصے سے قینچی سے اتنا بال کاٹیں کہ اطمینان ہو جائے۔عمرے میں طواف وداع کرنا میری دانست کے مطابق ضروری نہیں ہے اگر کر لے تو اچھا ہے،البتہ حج میں ضروری ہے۔

یہ مختصر سا طریقہ آسانی کے ساتھ رکھنے کے لئے لکھا گیا ہے، غلطی ہو تو اللہ سے معافی کی درخواست ہے،اور قارئین سے آگاہ کرنے کی گزارش ہے،اللہ تعالیٰ آپ تمام کا

عمرہ قبول فرمائے ،اوراس کومبرور بنائے ۔آمین یا رب العالمین ۔ وصلی الله علی نبینا محمد وآله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا .

از

خادم علوم کتاب وسنت: ڈاکٹر محمد العمری

بانی وصدر مرکز امام ابن حجر، حیدرآباد

موبائل:9849313744

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شادی مبارک ہو

آپ کی خدمت میں سہاگ وغیرہ سے متعلق چند آداب ودعائیں پیش ہیں۔

۱۔ دلہا اور دلہن کی مبارک بادی درج ذیل الفاظ سے مسنون ہے:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ (۱)، وَبَارَكَ عَلَيْكَ (۲)، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ (۳)

اللہ آپ کو برکت دے۔ اور آپ پر برکت نازل فرمائے۔ اور آپ دونوں کو بھلائی میں اکٹھا کرے۔

۲۔ دلہن سے پہلی ملاقات پر اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر دولہا درج ذیل دعا پڑھے۔ (اللّٰهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)(۴)

اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اسی طرح جو بھلائی اس کی فطرت میں ہے۔

....

(۱ ـ ۲) صحیح البخاری (۱٦٣/۷ الدعوات، باب الدعا للمتزوج) حديث انس وجابر۔

(۳) أبو داود (۳٤۱/۲ ح ۲۱۳۰ النكاح ، باب ما يقال للمتزوج)من حديث أبى هريرة بكامل الدعاء وسنده حسن۔ (٤) أبو داود هذا لفظه (۲٤۸/۲ ح ۲۱٦۰ النكاح، باب فى جامع النكاح) والنسائى (عمل اليوم ... ص ۲٤٦ ح ۲٤۰ـ۲٥٥)وابن ما جه ۷٥۷/۲ ح ۲۲٥۲ التجارات) والحاكم (۱۸٥/۲) وصححه ووافقه الذهبى وقال فاروق حماده: سنده حسن۔

(وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ)(۱)

اور اے میرے مولیٰ! میں اس کی برائی سے تیرے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں اور اسی طرح جو اس کی فطرت میں ہے۔

۳۔ جماع (ہم بستری) سے پہلے کی دعا درج ذیل ہے، دعا نہ کرنے پر میاں بیوی کے ساتھ شیطان بھی شریک رہتا ہے۔

(بِسْمِ اللّٰهِ! اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبْ مَا رَزَقْتَنَا مِنْهُ)(۱)

اے ہمارے اللہ! ہم تیرے نام کے ساتھ یہ کارِ خیر شروع کرتے ہیں، شیطان سے ہم کو باز رکھ، اور اسی طرح اس عمل سے جو پھل ہمیں عنایت کرے اس کو بھی شیطان (کے مکر وفریب وشرارت) سے بچالے۔

نوٹ:۔ نکاح کے کچھ رکن ہیں: ۱۔ دولہا، ۲۔ دلہن، ۳۔ ولی، ۴۔ دو گواہ، ۵۔ ایجاب وقبول، ۶۔ مہر۔ کسی بھی چیز کی کمی سے نکاح ادھورا رہتا ہے لہذا سب کا وجود بے حد ضروری ہے۔ لگتا ہے کہ کچھ لوگوں کے ہاں مہر کی اہمیت نہیں ہے، حالانکہ شریعت نے اس پر بڑا زور دیا ہے، چنانچہ ارشاد ربانی ہے: (وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْساً فَكُلُوهُ هَنِيئاً مَرِيئاً) (النساء ٤) اور تم لوگ عورتوں کی مہر ادا کر دیا کرو، اگر وہ اس کو خوشی سے (اپنوں میں سے) کسی کو دیدیں تو اس کو خوش وخرم اپنالو۔

یاد رہے کہ مہر کی قلت یا کثرت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کا نکاح کیا مہر چند سورتیں بیوی کو یاد کروانا تھا، ان کی روشنی میں مہر معجّل ہو، نہ کہ مؤجل Delaid بلکہ Immidiatly ہو۔

....

(۱) صحیح البخاری (١٦٣/٧ الدعوات، باب ما يقول اذا أتى أهله) مسلم (١٠٥٨/٢ ح ١٤٢٤ النكاح) وأبو داود (١٣٤٩/٢ ح ٢١٦١ النكاح)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخلاقِ راوی وآدابِ سامع

الحمد لله الذی کفی، والصلاة والسلام علی عباده الذین اصطفی.

أما بعد!.

علم سمندر ہے۔ سب سے شریف اور برتر آخرت کا علم ہے۔ قرآن وحدیث کا یہ درجہ ہے، دنیا میں جس قدر علوم کارفرما ہیں، ان میں سب سے اہم اور اشرف یہ دونوں ہیں۔ کیونکہ ان سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے متعلق معلومات ہیں، اور کہا گیا ہے: ''شَرَفُ العِلْمِ بِشَرَفِ المَعْلُوْمِ: علم کا شرف، معلوم کے شرف پر مبنی ہے!! ان علوم کی روایت کرنے اور سننے، ان کی تقریر اور تحریر کے چند آداب وضوابط علوم حدیث کی کتابوں میں معمور ہیں۔ ان کا اپنا علمی سلیقہ ہے، اور شایانِ شان عمل ہے۔ چنانچہ علمائے سلف صالحین اور محدثین کرام نے ان کا بڑا اہتمام کیا ہے۔ ان کے بیان میں بڑی کتابیں اور شاہکار تصانیف قلمبند کی ہیں۔ چنانچہ علامہ خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اس سلسلے میں ''الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع'' نامی کتاب تحریر کی ہے، یہ اور اس جیسی کتابیں محرر ومقرر کے محل استفادہ ہونی چاہئیں۔ ان میں سے چند آداب یہاں لکھے جا رہے ہیں: جن کا اپنا مصنف اور مقالہ نگار کی خدمات میں عمدگی اور سونے پر سہاگہ کا درجہ رکھتی ہیں۔

۱۔ اپنی تحریر میں نصوص قرآن وحدیث لکھ کر ترجمہ کرنا اور پھر ان کا حوالہ دینا چاہئے۔ صرف ان کے ترجمے پر اکتفا کر کے قرآن اور حدیث کا حوالہ دینا، اور پھر ترجمہ آیت یا حدیث نہ لکھنا یا کہنا ایسا ہے کہ مضمون نگار یا مقرر نے گویا غیر عربی نصوص کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان سے تعبیر کی ہے!

۲۔ صحیح بخاری ومسلم کی حدیث اگر آپ کی دلیل ہو تو سند کی چھان بین کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ان کے علاوہ کسی بھی کتابِ حدیث میں ہو تو اس کا درجہ سند بیان کرنا حق تقریر یا تحریر ہے۔ اگر خادم علم سند کی چھان بین، یا اس کا حال معلوم کرنے کے فن سے بخوبی واقف نہ ہو تو علمائے حدیث یا ائمہ تخریج کا حکم ذکر کرنا چاہئے ورنہ خدمت ادھوری سمجھی جائے گی۔

۳۔ آیت مبارکہ یا حدیث شریف کا نقل ان کے مصادر سے ضروری ہے کیونکہ بسا اوقات ذہن سے بھول یا خطا ہو سکتی ہے، اور وہی کوئی خطا ان کے ذکر میں ہو جائے تو بات مقرر یا محرر پر رہے گی، تا قیامت اس کا وہ ذمہ دار ہوگا! چنانچہ صحیح مسلم شریف کی کی حدیث ہے: "مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أجرها و أجرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ . . ." الحدیث۔ ترجمہ: جس نے کوئی اچھی چیز ایجاد کی تو اس کا اور بعد میں اس پر عمل کرنے والوں کا اجر موجد کو ہوگا۔

"مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَلَهُ وِزْرُهَاوَوِزْرَ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ"۔

ترجمہ: جس نے کسی غلطی کی داغ بیل ڈالی تو اس کے سر اس کا اور بعد میں عمل کرنے والوں کا بوجھ ہوگا!

۴۔ ہم سب کو الحمد للہ یہ بخوبی معلوم ہے کہ "مَنْ كَذِبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" أو كَمَا وَرَدَ(۱)، یہ حدیث متواتر ہے۔ علم یقین دینے والی ہے جس کو ۹۸ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محدثین کرام نے روایت کی ہے۔ صحاح سنن، مسانید، معاجم وغیرہ جیسی دواوین حدیث کی وہ زینت ہے اس حدیث کا تقاضہ یہ ہے کہ جو بات حضرت محمد ﷺ سے صادر یا ثابت نہ ہو اس کو حدیث کا نام دینا موجب جہنم ہے۔

لہٰذا ہر بندہ حدیث پیش کرتے ہوئے خوب چھان بین کر لے، بلا غور وخوض کے نقل نہیں ہونی چاہئے ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (۱۸/ سورہ ق)۔

ترجمہ: انسان سے کوئی بھی لفظ نکلے مگر اس پر نگران (نگہبان) تیار ہے۔

اور ہاں یاد رہے کہ ہر سنی سنائی، کہی پڑھی ہوئی بات کو بلا غور وخوض، فکر وتدبر، تأمل، تعمق لکھ ڈالنا موجب وعید ہے۔: "كَفَىٰ بِالْمَرْءِ كِذْباً أَنْ يُحَدِّثَ كُلَّ مَا سَمِعَ" (۲)

(۱) "من قال ما لم اقله" جس نے وہ بات بیان کی جو میں نے نہیں کہی... ارشاد رسول ﷺ ہے کہ: جس شخص نے مجھ پر (میرے خلاف) جان بوجھ کر جھوٹ بات کہی وہ یقیناً اپنا ٹھکانہ دوزخ بنالے۔ اس حدیث کے دیگر الفاظ درج ذیل ہیں: "من نقل عنی ما لم اقله فليتبوأ مقعده من النار" جس نے مجھ سے وہ بات نقل کی جس کو میں نے نہیں کہی ہے تو وہ شخص اپنا ٹھکانہ دوزخ ضرور بنالے۔ ! من کذب... والی حدیث علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے متفق علیہ ہے، متواتر ہے، بہت سے محدثین کرام نے مختلف سندیں، طرق، وجوہات مستقل کتاب کی شکل میں جمع کی ہیں، امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے نبی ﷺ سے ۹۸ صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین کے ذریعہ روایت کی ہے جن میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں، حضرت ابن دحیہ رحمہ اللہ نے اس کے ۴۰۰ سند سے مروی ہونا بتایا ہے، حدیث کی صحت یا الفاظ ثابتہ نہ لکھنے والے اس وعید میں داخل ہیں اسی طرح نقطوں، حرفوں، الفاظ کی تبدیلی کرنے والے حضرات کا معاملہ بھی ہے، اعاذنا الله من هذا العمل، اللہ ہمیں محفوظ رکھے۔ کشف الخفاء (۲/۲۷۵)

(۲) دیکھئے مقدمہ صحیح مسلم حدیث ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ: اس کے بہت سے اسانید وطرق ہیں ملاحظہ فرمائیے کشف الخفاء (۲/۱۱۳)

ترجمہ: انسان کے گناہگار ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ ہر کہی سنی بات جوں کا توں بیان کردے۔

۵۔ آیات وأحادیث کا حوالہ ضروری ہے، بے رنگ نہ چھوڑے جائیں، اگر حدیث مصدر موثوق سے نقل شدہ نہ ہو تو کما ورد، أو کما قال، أو کما ثبت، لکھنا احتیاط اور امانت کا تقاضا ہے! اور ہاں علمائے محققین نے قرآنی آیات بریکٹ یعنی قوسین کے، اور حدیث قولی کو" "سیمی کالم کے درمیان لکھنے کی اصطلاح مقرر کی ہے۔

۶۔ تحریر یا کتابت حدیث کے آداب کے موجب تعظیم، صلاۃ، سلام، ترضی، ترحم کا اختصار کرکے رمز یا اشارے (Codes) استعمال نہ کئے جائیں بلکہ وہ صیغے صراحت یا وضاحت مکمل انداز سے لکھنا ادب ہے، اس کی وضاحت ملاحظہ فرمایئے:

(أ) اللہ اور اس کے اسمائے حسنی کے ذکر کے بعد: عزوجل، سبحانہ وتعالیٰ، جل جلالہ لکھے جائیں نہ کہ تعـ، سبحـ، عز وغیرہ پر اکتفا کیا جائے۔

(ب) رسول اللہ ﷺ کے نام کے بعد ﷺ، علیہ الصلاۃ والسلام، وغیرہ مکمل طور پر لکھے جائیں نہ کہ: ص، ؐ، صلعم SLWM-PBUH پر معاملہ ختم کیا جائے۔

(ج) صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنہم کے نام کے بعد: رضی اللہ عنہ، عنہما، عنہم پوری طرح لکھنے کی ضرورت ہے۔ صرف: ؓ پر اکتفا کرنا حق علم نہیں ہے!

(د) علمائے دین سلف صالحین، مصنفین اساتذۂ کبار بزرگان کرام کے ناموں کے ساتھ کلمات دعائیہ پوری طرح لکھے جائیں جیسے رحمۃ اللہ علیہ، علیہا، علیہم، رحمہ اللہ، رحمہما اللہ رحمہم اللہ وغیرہ، رح، رحـ وغیرہ کے اشارے پر اکتفاء ادھورا کام ہے۔

اس سلسلے کی مزید تفصیلات امام سخاوی رحمہ اللہ کی فتح المغیث اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تدریب الراوی اور دیگر علوم حدیث کی کتابوں میں دستیاب ہیں۔ امام مذکور نے ان آداب کا لحاظ نہ رکھنے والے قلم کاروں کو درس دینے اور عبرت سکھانے کی خاطر ایک روایت ذکر کی ہے کہ ایک محدث جلیل حضرت حمزہ الکتانی نے فرمایا ہے کہ نبی ﷺ کے ذکر کے ساتھ صرف الصلاۃ لکھنا اور والسلام نہ لکھنے پر تو آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ تم مجھ پر درود مکمل نہیں لکھا کرتے ہو اور کہا جاتا ہے کہ جس نے سب سے پہلی مرتبہ مکمل نہ لکھے بغیر اختصاراً صلعم لکھا تو اس کے ہاتھ کاٹ دئے گئے۔(۱)

لہذا ہر قلم کار کو کتابت حدیث کے پورے شرائط وضوابط، حدود وقیود وآداب وأصول اپنا کر اپنے کارناموں کو عملی گرفت سے باز رکھنا چاہئے آمین، ان ناموں کے بار بار آنے سے نہ اکتائے بلکہ ہر بار برابر صیغۂ آداب لکھے جائیں، مختصر نہ کئے جائیں. زبان وتحریر دونوں سے وہ آداب ادا کئے جائیں۔

۷۔ امام محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ: "الفاظ ومفاهيم في ميزان الشريعة الاسلاميه" میں تحریر کی ہے کہ وفات پائے ہوئے شخص کے نام کے بعد مرحوم مغفور نہ لکھنا اچھا ہے کیونکہ یہ اسم مفعول کے صیغے ہیں، جو رحم کردئے گئے، بخش دئے گئے وغیرہ کے معنی دیتے ہیں، البتہ رحم ومغفرت کی دعا کرنے کی نصیحت کی ہے، لہذا مرے ہوئے ان اشخاص کے ناموں کے ساتھ: رحمه الله رحمة الله عليه، غفرالله له، اللهم اغفره وارحمه، و أدخله الجنة وغیرہ لکھے۔

---

(۱) تدریب الراوی (۲/۷۴-۷۵)

۸۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: ﴿ فَوقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴾ (۷۶/ یوسف) ترجمہ: ہر ایک علم والے سے بڑھ کر علم والے ہیں۔ لہذا ہم اپنی علمی کاوشیں علمائے سلف صالحین اور دور حاضر کے حاذق و کبار علماء اور ماہرین فن کو دکھا کر اصلاح لینے کے بعد اپنی کتاب کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کرنا مفید عمل ہے، مثال کے طور پر قرآن کریم کے بعد امت کی خدمت میں دوسری صحیح کتاب: مسلم شریف پیش کرنے والی ہستی مسلم بن حجاج رحمہ اللہ نے اپنی اس شاہکار تصنیف کے بارے میں لکھا ہے: ''عَرَضْتُ كِتَابِي هَذَا علىٰ العُلَمَاءِ فَمَا قَدَّمْتُهُ لِلأُمَّةِ إِلَّا بَعْدَ مَا اتَّفَقُوا عَلَيْهِ''، او کما ذکر۔ اس عمل کا فائدہ یہ ہوگا کہ اپنا علمی کام کئی اہل علم کی نظروں سے گزر کر غلطیوں کی اصلاح اور کمی ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ سے توفیق کی امید اور ہدایت کی درخواست ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين، آمين. وصلى الله عليه وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم تسليما كثيراً۔

طالب دعا و نصیحت

خادم علم کتاب و سنت

ڈاکٹر محمد العمری أبو عبداللہ

بانی و صدر:۔ مرکز الامام ابن حجر

جان دی، دی ہوئی، اسی کی تھی!

کہا جاتا ہے: جان ہے تو جہاں ہے، ورنہ کچھ نہیں ہے، اور کسی نے کیا خوب کہا ہے:

جان بچی لاکھوں پائے — لوٹ کے بدھو گھر کو آئے

اسلئے انسان اپنی جان کی حفاظت کرے، اور حتی الامکان کرے، اس کو نہ ضائع کرے، اور نہ نقصان پہونچائے، چنانچہ خالق عالم، سنسار کے موجد نے ارشاد کیا ہے: (وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ) (۱۹۵/البقرۃ) لوگو! تم اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالا کرو! تم اپنے اور دوسروں کے ساتھ بھلا کرو!

قارئین کرام! آج کل ہر طرف خودکشی Suicidal کا بازار گرم ہے، ہر چھوٹے بڑے نقصان کے آگے آدمی گھٹنے ٹیک رہا ہے اور اپنی پیاری جان دیدینا یا کسی کی معصوم جان لے لینا بازیچہ اطفال بن گیا ہے، ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے والی صدا ہر سمت گشت کر رہی ہے، اور یہی نداء کانوں کے پردے پھاڑ رہی ہے اور دلوں کو دہلا رہی ہے، آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا یہ مشکلوں کا حل ہے؟ اور مصیبتوں کا علاج ہے؟ اگر انسان نے اپنی جان لے لی تو انجام کیا ہوا؟ اور کیا نتیجہ نکلا سوچنے کی بات ہے کہ اس نے کھویا کیا اور پایا کیا؟ عجیب تماشا ہے یارو! لوہے کو موم بنانے والا، پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنے

سمندروں کے تہہ سے موتی نکالنے والا، آسمانوں کے دوش پر چلنے والا، پاتال (ساتوں زمین تلے) میں گردش کرنے والا، آہنی عزم اور فولادی جسم والا حضرت انسان کی ہمت کیوں اس قدر پست ہوگئی ہے، صبر کا دامن چھوٹا جا رہا ہے، رنج وآلام نے اس کی مضبوط ہڈیوں کو کھوکھلا کر دیا ہے؟!

حالانکہ اس کو حضرت نوح علیہ السلام کی حذاقت، ابراہیم علیہ السلام کا عزم، ایوب علیہ السلام کا صبر اختیار کر کے اللہ کی مدد کے سہارے اور امید میں اس شعر کا مصداق بنے: ؎

ہم کو مٹا سکے یہ زمانے میں دم نہیں   ہم سے زمانہ خود ہے زمانے سے ہم نہیں

بھائیو! آپ بخوبی جانتے ہیں کہ اندھیرے کے بعد روشنی ہے، غموں کے سائے میں خوشیاں ہیں. مسرتیں اور شادمانیاں، مشکلات کا دروازہ توڑ کر آتی ہیں. چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً، اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْراً) بے شک مشکلات کے ساتھ آسانیاں ہیں، ہماری تسلی اور دلاسائی کے طور پر حضور اکرم ﷺ کی خوش خبری ہے: "لن یَغْلِبَ الْعُسْرُ : یُسْرَیْنِ"۔ ایک تنگی دو آسانیوں پر ہرگز غالب نہیں ہوگی۔

لہذا انسان کو صبر کرنا چاہئے کیونکہ اللہ رب العزت کا ساتھ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ)۔

چنانچہ امام شافعی رضی اللہ عنہ سے اس سلسلے میں دو شعر منقول ہیں اور وہ یہ ہیں:

صَبراً جَمِیلًا مَا أقْرَبُ الفُرجَا   مَنْ رَاقَبَ اللّٰہَ فِی الْأُمُورِ نَجَا

صبر جمیل اختیار کیجئے کیوں کہ آسانی قریب ہے جس نے سارے معاملوں میں اللہ تعالیٰ کو نگرانِ کار بنایا وہ نجات پا گیا۔

مَنْ صَدّق الله لم ینلهُ أذیً   وَمَنْ رَجَاهُ یَکُونُ حَیثُ رَجَا

جس نے اللہ کے لئے ثابت قدمی اختیار کی اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی، اور جس نے اللہ سے مشکل کشائی کی امید رکھی اس کی مراد بر لائی۔

ہاں! یہ تو درست ہے کہ انسان جلد پریشان ہو جاتا ہے، بے قراری اس کو تنگ کر دیتی ہے مگر اللہ پر بھروسہ اور توکل ساری پریشانیوں اور مصیبتوں کا حل ہے۔

یاد رہے کہ اپنی ہلاکت اور خودکشی نہ عقلا درست ہے اور نہ ہی وہ شرعا درست ہے، بلکہ اس سے دنیا اور آحرت دونوں کا گھاٹا ہے، دنیا تو اس نے بگاڑ لی، مگر اپنا انجام بھی اس نے بگاڑ لیا اور ہمیشہ کا عذاب مول لیا۔؟

اس سلسلے کی چند حدیثیں صحیح بخاری شریف کے کتاب الجنائز، باب ما جاء فی قاتل النفس سے یہاں ذکر کی جاتی ہیں تاکہ انسان اس بلائے ناگہانی اور عقوبت آنجہانی سے اپنے آپ کو محفوظ کر لے، عبرت حاصل کر لے، ہوش کے ناخن لے؟!

۱۔ حضرت ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے:..... وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِیدٍ عُذِّبَ بِهِ فِی نَارِ جَهَنَّمَ" جس نے کسی لوہے کے اوزار سے اپنی جان لے لی، اسی کے ذریعہ وہ عذاب جہنم بھگتار ہے گا۔

۲۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے:

كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ اللّٰهُ : بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ " ترجمہ: ایک شخص کو سخت زخم (یا چوٹ) لگی، اس نے اپنی جان لے لی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے جان لینے میں جلدی کی، میں نے اس پر جنت حرام کردی!

۳۔ حضرت أبو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

الَّذِي يَخْتَنِقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ " وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ " جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر لیتا ہے یہی سلوک وہ دوزخ میں بھی اپنے ساتھ کرتا رہے گا۔ اور جو کوئی آدمی تلوار، نیزے اور خنجر کے ذریعہ اپنے کو ہلاک کرے گا، تو وہ دوزخ میں بھی اپنے آپ کو ہمیشہ اسی طرح مارتا ہوا سزا بھگتے گا؟!!

امام مالک اور دیگر علمائے کرام سے منقول ہے کہ قاتل نفس کی توبہ قبول نہیں ہوتی ہے۔ ہائے اللہ! دیکھا اس پاپ کا روپ کتنا بھیانک، اور گھناؤنا ہوتا ہے، لہذا میرے بھائیو! زندگی گزارتے جاؤ، صبر کا دامن تھامے رہو، برداشت کی قوت تیز تر کرلو، رنجوں کو ہیچ سمجھو اور ان کو گلے لگالو۔

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں

عقلمند وہ ہے جو اس حکمت کو اپنالے، اللہ کے بھروسے زندگی تمام کرلے۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے   عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

جلد بازی شیطانی حرکت ہے اور وہ انسان کا کھلا دشمن ہے، اس سے دور رہنا

چاہئے، اور اللہ میاں کی دی ہوئی جان اسی کے حوالے کردینا چاہئے، اس نے دیا وہ لے لے، ہم ہنستے رہیں اور وہ اپنی امانت واپس لے لے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی   حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

(اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ)، ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ) اور اللہ ہمیں کافی ہے، (لِلّٰهِ مَا اَخَذَ، وَلَنَا مَا أَعْطَاهُ) اللہ نے جو بھی لیا اسی کا ہے اور جو دے دے اسی کی بخشش اور رحم وکرم ہے۔ (يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ، اِرْجِعِي اِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ، فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ، وَادْخُلِي جَنَّتِي)(الفجر/۲۸۔۳۰) اے اطمینان والی روح، تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے خوش، پس میرے خاص بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں چلی جا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں جنت الفردوس کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے آمین

آداب سفر اور دعائیں، قرآن وحدیث کی روشنی میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ،وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ،وَبَعْدُ!

معزز حضرات! زندگی کے بہت سارے لوازمات ہیں انسان نہ چاہتے ہوئے بھی ان کو اپنانا پڑتا ہے، ان کے بہت سارے فائدے ہوا کرتے ہیں. ان میں انسان کو تکلیف، نقصان بے چینی ضرور لاحق ہوتی ہیں لیکن بڑا تجربہ حاصل ہوتا ہے، کیونکہ بڑوں نے کہا ہے کہ: کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے، ایسی ہی چیز سفر ہے، جس سے انسان کافی Suffer ہوتا ہے مگروہ ناگزیر ہے اس لئے کہ حرکت میں برکت ہے [1] اس کو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے عذاب جہنم کے ایک حصے اور آگ کے ٹکڑے سے تعبیر کیا ہے ۔چنانچہ ارشاد گرامی ہے: السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ "[1] وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ،وَشَرَابَهُ،وَنَوْمَهُ ،فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ (۲)(رواه البخارى كتاب العمرة ح ۱۸٤، ومسلم الامارة ح ۱۹۲۷)۔

---

(۱) چنانچہ ارشاد نبوی ہے: سافروا تصحوا، واغزوا تستغنوا (سنده حسن) ،ترجمہ: اے لوگو! خوب سفر کیا کرو، صحت مند رہو گے، اور جہاد کرو کوشش کرو مستغنی بنو گے۔(مسند احمد ۲/۳۸۰)۔ (۲) ترجمہ: سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، کیونکہ وہ انسان کے کھانے پینے، سونے اور راحت میں رکاوٹ ڈالتا ہے، اس لئے سفر کی غرض جب حاصل ہو جائے تو آدمی جلد از جلد اپنے گھر والوں کی جانب لوٹ آئے۔امام ابن حجر رحمہ اللہ نے (فتح الباری ۳/۶۳۴ شرح حدیث مذکور) میں ایک دلچسپ لطیفہ سفر کے عذاب ہونے کے سلسلے میں قلمبند کیا ہے کہ امام حرمین شیخ عبدالملک المدینی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیوں سفر عذاب کا حصہ ہے ؟ تو آپ نے فوراً جواب دیا: کہ اس میں آدمی بیوی بچے رشتے دار دوست احباب کی جدائی ہے۔

سفر کے کئی اغراض ومقاصد ہوا کرتے ہیں جن کی تفصیل میری دانست کے مطابق حسب ذیل ہیں:

۱۔دین، ایمان، اور اطمینان سے عبادت کے لئے سفر کی ضرورت پیش ہوتی ہے.

۲۔طلب علم دین یا مطلق علم کے لئے سفر کئے جاتے ہیں۔

۳۔طلب معاش اور روٹی کی تلاش میں سفر کا ہونا ہر انسان پر عیاں ہے۔

۴۔رشتوں کی تلاش میں سفر کئے جاتے ہیں۔

۵۔ پرسکون زندگی کی جستجو میں آدمی دنیا بھر کی خاک چھانتا ہے۔

۶۔ ملی، تعلیمی، رفاہ عامہ جیسی خدمات انسانیہ کو چار دانگ عالم میں پیش کرنے کے لئے بھلے لوگ ہمدردان بنی نوع انسان دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل جاتے ہیں۔

الحمد للہ یہ تمام جائز اور شریف اور اونچے مقاصد ہیں جن کے پیچھے انسان لگا رہتا ہے اور سفر کرتا ہے۔

ان کے علاوہ چند حرام اور ناجائز اغراض کے لئے بھی انسان در بدر کی ٹھوکریں کھاتا ہے دشت وبیاباں ایک کر دیتا ہے۔

بہر حال سفر زندگی کا اٹوٹ حصہ ہے اغراض کچھ بھی ہوں نبیل ہوں کہ رذیل، انسان کے رشد پر مبنی ہے، بہر حال مسافر کے لئے اسلام نے چند آداب ودعائیں تجویز کی ہیں جن کے اپنانے میں سفر آسان اور کامیاب ہونے کی توقع ہے، اللہم تمام کو نیک توفیق عطا فرمائے آمین۔

١۔ سواری پر سوار ہونے والے کی دعا: سوار ہونے والے شخص کو بسم اللہ اور الحمد للہ کہنا ہے اور آیت مبارکہ کی تلاوت: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنے کے بعد کرے (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ)(١)

اور تین تین بار: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اور سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِي (٢) پڑھے!

٢۔اور جب سواری آگے چل پڑے تو مسافر: (بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيهَا وَمُرْسَاهَا)(٣) پڑھے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "أَمَانُ أُمَّتِي مِنَ الغَرَقِ إِذَا رَكِبُوا.... أَنْ يَّقُولُوا بِسْمِ اللّٰهِ (٤)

....

(١) آیت ١٤/ سور زخرف (لتستوا على ظهوره ثم تذكروا نعمة ربكم اذا استويتم عليه وتقولوا سبحان الذى...... الآية) ترجمہ: تاکہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر سوار ہوا کرو پھر اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب اس پر ٹھیک ٹھاک بیٹھ جاؤ اور کہو پاک ذات ہے اس کی جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا حالانکہ اسے قابو کرنے کی طاقت نہ تھی۔

(٢) یہ روایت سنن أبي داود، ونسائی، وترمذی میں درج ہے جس کی سند امام ترمذی نے حسن اور صحیح گردانا ہے۔

(٣) (ہود/٤١) اور مکمل آیت (وقال اركبوا فيها باسم الله ..... الآية) ترجمہ: نوح علیہ السلام نے کہا اس کشتی میں بیٹھ جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔

(٤) طبرانی نے اس کی روایت کی ہے، اور ترجمہ یوں ہے: میری امت کا امان Safty سوار ہو کر بسم اللہ کہنے میں

٣۔ اور اب دعائے سفر آدمی یوں پڑھے (اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا .... الخ) مذکورہ ساری دعاؤں کو درج ذیل حدیث مسلم رحمہ اللہ (٩٧٨/٣ ح ١٣٤٢ الحج، باب القول اذا ركب الى سفر الحج وغيره) نے جمع کیا ہے۔

.... إِنَّ عَلِيًّا الأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجاً إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا: البِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ العَمَلِ مَا تَرْضَى، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالخَلِيفَةُ فِي الأَهْلِ. اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ المَنْظَرِ، وَسُوءِ المُنْقَلَبِ فِي المَالِ وَالأَهْلِ" ۔ واذا رجع قالهن ، وزاد فيهن "آيِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ ترجمہ:.... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دعائے سفر سکھایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بغرض سفر جب کبھی اونٹ پر روانہ ہوتے تو تین بار: الله اكبر اور یوں پڑھتے: (سبحان الذى سخرلنا...... اللهم انا نسألك .... الخ) اے اللہ! ہم آپ سے اس سفر میں نیکی اور تقوی مانگتے ہیں، اور اسی طرح تیرے پسندیدہ عمل کی توفیق مانگتے ہیں، اے اللہ اس سفر کو ہمارے لئے آسان فرما، اور اسکی دوری ہمارے لئے قریب بنا دے، اے اللہ! تو اس سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے گھر والوں کا رکھوالا ہے اے اللہ! اس سفر کے مشقت اور تھکن، اور دردناک منظر، اور گھر والوں اور میرے مال

و دولت کے بھیانک حال سے تیرے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں۔

نوٹ:۔ سفر سے واپسی میں بھی درج بالا عربی دعائیں مسافر پڑھے اور البتہ اس دعا کا اضافہ کر لے: (آئِبُونَ، تَائِبُونَ، عَابِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ)۔

<<<<>

چند آداب سفر

۱۔ سفر میں ہر انسان تلاوت کلام پاک فرمائے اور ذکر الٰہی سے اس کی زبان مرطوب رہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ وغیرہ پڑھتا رہے۔ کیونکہ یہ چھوٹے چھوٹے کلمات ہیں، بولنے میں آسان ہیں مگر اجر میں بھاری بھرکم ہیں، ان نیکیوں کی بدولت رب العالمین ہو سکتا ہے کہ سفر کی دشواریاں اور آفتیں دور کر دے۔

۲۔ آلات موسیقی، لہو و طرب گانے بجانے اور رقص و سرور، بدمست کرنے والے آلوں سے انسان دور رہے دین و ایمان، صحت و جاں کی حفاظت کرے، اللہ اس عمل کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ہمارے پیارے نبی، محسن انسانیت، ہمدرد امت حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ" گھنٹی (گھنگھرو، اور آلہ سرور) شیطان کی بانسری اور گیت کا حصہ ہے۔

کتا اور آلات موسیقی کے ساتھ رکھنے پر فرشتوں کا ساتھ چھوٹ جاتا ہے کیونکہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ میں بروایت ابو ہریرہ یوں مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

(لا تَصحَبُ المَلائِكَةُ رُفقَةً فِيهَا كَلبٌ وَلَا جَرَسٌ) ترجمہ: جن کے ہمراہ کتے اور گھنگھرو وآلات موسیقی ہوں فرشتے ان کے ساتھ ہوا نہیں کرتے ہیں۔

اس حدیث کی رو سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ، اللہ کے فرشتے اللہ کو ناراض کرنے والی موسیقی، رقص وسرور، گانا بجانا وغیرہ کے آلات گاڑیوں میں سفر کرتے ہوئے استعمال کرنے سے دور ہوجاتے ہیں. اس کو مد نظر رکھتے ہوئے مسافر حضرات اپنی سواریوں میں استعمال کئے بغیر دلچسپی فراہم کرنے والی کوئی اور چیزیں استعمال کریں وہ گناہ سے محفوظ رہیں گے اور سفر بھی سہانا ہوگا، آم کے آم گٹھلیوں کے دام والا کام ہوگا. اللہ تعالیٰ کے اس قول کے وہ مصداق ہوں گے.: (فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا استَطَعتُم، وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجعَل لَّهُ مَخرَجاً ......)(۱) ترجمہ: جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو، اور جو اللہ سے ڈریگا اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل (کوئی اور راہ) نکال دیتا ہے۔

برادران کرام! گانا، سماع، موسیقی گناہ کبیرہ ہیں، سخت سزا کے موجب ہیں اور ان میں بدمست رہنے والے اور کانوں میں رس گھولنے والی سریلی آوازیں، سنسناتی ہوئی موسیقیاں جو بعض لوگوں کی زندگی کی اٹوٹ اور دائمی حصہ ہوتی ہیں تو ان کے کانوں میں گرم گرم پگھلا ہوا شیشہ ڈالے جانے کی وعیدیں آئی ہیں. اللہ ہم تمام کو اس دردناک اور تڑپا دینے والے عذاب اور سزاؤں سے محفوظ رکھے آمین۔

....

(۱) سورۃ الطلاق (۲-۳)

اللہ مقدر نہ کرے اگر اس حال میں کسی کا حادثہ ہوجائے یا فوری جان نکل جائے تو اس کا حشر کیا ہوگا؟ رب پناہ دے!

۳۔ مسافر حضرات جب قیام فرمائیں (Break Journey کریں) بالخصوص راتوں کو کہیں پڑاؤ کریں تو راستوں سے ہٹ کر امن وسکون کی جگہ تلاش کرنے میں بھلائی ہے، کیونکہ زہریلے کیڑے مکوڑے، وحشی جانور راتوں میں شاہراہوں پر پناہ لیتے ہے اور سہولت کی خاطر آجاتے ہیں اور اس لئے بھی کہ وہ ان راہوں پر گرا پڑا کھانا، بچی کچی غذاؤں کی تلاش میں آجاتی ہیں، لہذا ان راستوں پر مسافر ہیں تو ہوسکتا ہے کہ وہ جانور ضرر رساں اور باعث ایذاء (وتکلیف) ہوں۔(۱)

چنانچہ حدیث رسول اللہ ﷺ وارد ہے.. وَاِذَا عَرَّستُم فَاجتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِ، وَمَأوَى الهَوَامِّ بِاللَّيلِ " (۲)

....

(۱) رواه مسلم صحيح مسلم (۱۵۲٦/۳ ح۱۹۲٦)، الامارة، باب مراعات مصلحة الدواب فى السير، والنهى عن التعريس فى الطريق)

(۲) صحيح مسلم (۱۵۲٦/۳ حاشيه (۳)

متفرقات

وضو، نماز، مسجد سے متعلق مسائل وآداب

۱۔ وضوء:۔ بسم اللہ سے شروع ہو، درمیان میں کچھ پڑھنا احادیث سے ثابت نہیں ہے، البتہ ختم ہونے کے بعد درج ذیل دعائیں احادیث سے ثابت ہیں اور حسب ذیل اس طرح ہیں:

(أ) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ (صحيح مسلم ، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء)۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کے سنن میں بھی یہ وارد ہے اور البتہ حسب ذیل اضافہ ہے:
''اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ''۔ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے گناہوں سے رجوع کرنے والوں اور زیادہ پاکی اختیار کرنے والوں میں سے بنا۔

(ب) ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ أَسْتَغْفِرُكَ، وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ''.

ترجمہ:۔ بہت پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ! اور خوب تعریف کرتا ہوں اور اس بات کی سچے دل سے گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ معبود برحق کوئی اور نام نہیں ہے تو (اپنی ربوبیت وخالقیت میں) اکیلا ہے، تیرے (کسی چیز میں) کوئی شریک نہیں ہے میں تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں، اور تیرے ہی طرف رجوع کرتا ہوں.

(۲) آدمی جب کبھی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھا کرے، چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ..... أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ''(رواه البخارى بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ.... الفتح ۵۳۷/۲ ح ۴۴۴۔ الصلاة، باب اذا دخل المسجد.... رواه مسلم) ترجمہ:۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آپ میں سے کوئی آدمی جب کبھی مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتین نماز ادا کر لے!۔

دو سے بھی زیادہ پڑھ سکتا ہے اس کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے البتہ کم سے کم دو رکعت ہوں، اس امر کے وجوب اور مستحب ہونے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں، اور اس کو تحیۃ المسجد کی نماز کا نام علمائے شریعت نے دیا ہے! اور یہ مسجد کا حق ہے۔ اس کو حضرت ابن ابی شیبہ نے حضرت قتادہ سے روایت کیا ہے۔ خطبہ جمعہ کے دوران اور نماز کے ممنوع اوقات میں بھی یہ دونوں رکعتین ادا کرنے کی امر وتاکید ہے، اللہ اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین.

(۳) نماز باجماعت کا اجر:۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا

پڑھنے سے حد درجہ اجر وثواب کا مستحق ہے، جس کا ثبوت درج ذیل احادیث نبویہ کے ذریعہ ہے۔

۱۔ عنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا : أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : صَلَاۃَ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلَاۃَ الفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ' (رواہ البخاری فی صحیحہ الفتح ۱۳/۲ ح۶۴۵، الأذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ ومسلم فی صحیحہ (شرح النووی ۵۲/۵ المساجد، ومواضع الصلاۃ ... باب فضل صلاۃ الجمعۃ) وھذا لفظہ) ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس (۲۷) درجہ زیادہ فضل وثواب رکھتی ہے۔

۔ عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : "صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاۃِ أَحَدِکُمْ وَحْدَہُ بِخَمْسَۃٍ وَعِشْرِیْنَ جُزْءاً" (رواہ البخاری ۱۳۱/۲ ح۶۴۷ الأذان، باب فضل صلاۃ الجماعۃ ومسلم، شرح النووی ۵۱/۵ المساجد .. باب صلاۃ الجمعۃ وھذا لفظہ) ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جماعت کے ساتھ ادا کی ہوئی نماز کسی کے تنہا (منفرد) نماز سے پچیس درجہ ثواب رکھتی ہے۔ امام بخاری کے ہاں حضرت ابوہریرہ کی اس حدیث میں تنہا نماز گھر یا بازار میں پڑھنے سے جماعت میں افضل ہے۔

اسی مضمون والی حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعا[۱] امام بخاری نے روایت کی ہے، اس سلسلہ میں امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں ابی بن کعب سے مرفوعا روایت کی ہے کہ.... اِنَّ صَلَاۃَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْکیٰ مِنْ صَلَاتِہِ وَحْدَہُ، وَصَلَاتَہُ مَعَ الرَّجُلَیْنِ ... وَمَا کَثُرَ فَھُوَ أَحَبُّ إِلَی اللّٰہِ ..... ، ترجمہ:۔ دو آدمیوں کی نماز منفرد کی نماز سے عمدہ ہے اور اسی طرح تین کی اور جتنے لوگ بڑھیں گے اللہ کو اتنے محبوب ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم با جماعت نماز پڑھیں، آمین.

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

<><><><><>

علمائے حدیث کے ہاں:

(۱) مرفوع: جو سند رسول اللہ ﷺ تک پہنچے اس کا نام مرفوع ہے۔

موقوف: جس حدیث کی سند صحابی پر ختم ہو جائے۔

مقطوع: جس حدیث کی سند تابعی پر رک جائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد العمري — **MOHAMMED OOMERY**

Afzalul Ulma (Madras University)

مل العلماء (شهادة الليسانس في الشريعة واللغة العربية جامعة مدراس)

ليسانس في أصول الدين } كلية أصول الدين
ماجستير في السنة وعلومها } جامعة الإمام محمد بالرياض

B.A. Islamic Theology
M.A. & M. Phil. (Hadith) } Imam Mohammed Islamic University Riyadh K.S.A.

وزارة العدل الرياض ١١١٣٧
هاتف: العمل: ٤٠٣٥٥٢٦ المنزل: ٤٥٧٨٠٣

Ministry of Justice
Riyadh 11137 (K.S.A.)
TEL. : OFF 4035526
TEL. : RES 4587803

1-184 Pipe Line Road.
Fateh Nagar
Hyderabad - 18 (India)
TEL. : 207802

حضرة سماحة الوالد الكريم الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز الموقر سلمه الله. الرئيس العام لإدارات البحوث العلمية والإفتاء، ومفتي عام المملكة العربية السعودية. السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد،

فيشرفني أن أتقدم إلى سماحة الوالد بأنني أحد خريجي جامعة دار السلام بعمرآباد (الهند) وتابعت دراستي في كلية أصول الدين بجامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية بالرياض وتخرجت فيها عام ١٤٠٠هـ، وواصلت الدراسة فيها، فوفقني الله بأن أنال الدرجة العالمية (الماجستير) في السنة وعلومها بتقدير امتياز عام ١٤٠٨هـ.

ثم شرفني الله بخدمة بعض كتب السنة وغيرها، وقد صدر لي كتاب يسمى: "إتحاف الخلان بمعارف معجم البلدان" عام ١٤١٠هـ من دار الصميعي بالرياض، وتفضل بتقديم للكتاب فضيلة الشيخ بكر بن عبد الله أبو زيد حفظه الله. وقد قمت بتحقيق كتاب "الفتن" (الجزء الرابع وهو الموجود منه) للإمام الجليل حنبل بن إسحاق الشيباني (توفي ٢٧٣هـ) ابن عم الإمام المبجل أحمد بن حنبل وتلميذه العزيز (رحمهما الله) وذيلت عليه وهو بصدد الطباعة. والآن عندي كتاب "صلاة العيدين" للقاضي المحاملي على قيد التقديم والدراسة.

ومن نعم الله علي وفضله - أيضاً - أنني أعرف سبع لغات: العربية، الأردية، الفارسية، الإنجليزية، المليبارية، التاملية، (الهندية) كتابة وقراءة ونطقاً - فترجمت بعض كتب سماحتكم إلى لغة التلغو (إحدى لغات جنوب الهند) منها كيفية صلاة النبي ﷺ. ولقد صدر من المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بالبطحاء، كما صدر لي منه مبادئ الإسلام ترجمتي إياه إلى لغة التلغو أيضاً.

وها أنا أقدم إلى سماحتكم الكريم ترجمة معاني مؤلفكم: "التحذير من البدع" إلى اللغة الأردية لأحصل من سماحتكم على تزكية علمية لكي يستفيد منه من يعرف اللغة الأردية ويعلم الأحكام الإسلامية والحقائق العلمية التي ذكرتموها سماحتكم ويحذر المسلمون من البدعات والخرافات المذكورة في الكتاب، وقاهم الله من المعاصي كلها، وأثابكم بكل خير، وطول عمركم، ليستفيد من مجهوداتكم العلمية والدعوية المسلمون في جميع الأزمان والأماكن ...

عليكم السلام ورحمة الله وبركاته لقد سرني ذكركم عملكم ونسأل الله سبحانه لكم المزيد من كل خير كما نسأله سبحانه أن يمنحكم العون على كل ما فيه رضاه وينفع عباده وأن يبارك لكم في الوقت والعمل إنه خير مسؤول وفيما ذكره المشايخ الشيخ بكر بن عبد الله أبو زيد والشيخ محمود بن محمد اللاحم والشيخ صالح بن سعد اللحيدان من التعريف بكم الخير والكفاية إن شاء الله بارك الله في أعمالكم ومنحنا وإياكم وسائر إخواننا الإخلاص والصدق والقوة في الحق والعافية من مضلات الفتن إنه سميع قريب والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

مفتي عام المملكة العربية السعودية

محبكم في الله المخلص
محمد بن صاحب العمري أبو عبد الله
الرياض: ٢٧/٧/١٤١١هـ

تقديم

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهداه.

أما بعد:

فقد كنت أنظر في كتاب «معجم البلدان» لياقوت الحموي، المتوفى سنة ٦٢٦هـ، كَمُنْتَجِع الكلأ، أتطلب فوائده، وألتقط معارفه، فوجدته كتاباً موسوعياً يحوي خيرات حسان، فهو بحاجة إلى طالب علم بصير يستخرج كنوزه ويلتقط درره، ويقرب معارفه، فألقيت بهذه المهمة على مسامع بعض طلبة العلم، فوافقت من أخي في الله الشيخ / محمد العمري رغبة في تحقيق ذلك، فها هو يقدم ذلك المشروع باسم: «إتحاف الخلان في معارف معجم البلدان» محتوياً على ستة فهارس مع تعريف بالكتاب ومؤلفه، فأتت على الطيب الكثير من كنوز هذا السفر النفيس، لا سيما «فهرس التراجم والأعلام الواردة مع ذكر أقوال الجرح والتعديل أو جمل تعريفية لهم» فشكر الله له جميل سعيه، ودأبه وصبره على خدمة هذا الكتاب «معجم البلدان» لتقريب فوائده، وتسهيل الانتفاع بمعارفه. وهذا إن شاء الله تعالى من الأعمال الصالحات التي يثاب عليها. والله الموفق.

بكر أبو زيد

١٨ / ١١ / ١٤١٣هـ.

بسم الله الرحمن الرحيم

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد
في منطقة البطحاء
تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد
Cooperative Office For Call & Guidance
In Al - Bat'ha

الرقم: ٨/٧٨٥
التاريخ: ١٤١٦/٨/٧هـ
المرفقات: ....

(تعريف وتوصية)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين

وبعد:

فإن الأخ محمد العمري من خريجي جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية كلية أصول الدين، ومعروف بين أقرانه وزملائه بالعقيدة السلفية، وقد قام بترجمة عدد من الكتب إلى لغة التلغو ولم يصلنا أي ملاحظة عليها، وهذا يدل على سلامتها وجودة ترجمتها كما أنه يعمل (باحثاً) في وزارة العدل وهو معروف لدينا ومن خيرة من نعرفه ولا نزكي على الله أحداً .

وصلى الله وسلم على نبينا محمد .

المشرف على المكتب
١٤١٦/٨/٧هـ
حمود بن محمد اللاحم

(ختم: المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد في البطحاء تحت إشراف وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد)

المملكة العربية السعودية – ص.ب ٢٠٨٢٤ الرياض ١١٤٦٥ – ت: ٤٠٣٠٢٥١ – ٤٠٣٤٥١٧ – ٤٠٣١٥٨٧ – ٤٠٣٠١٤٢ فاكس ٤٠٥٩٣٨٧
P.O Box 20824 - Riyadh 11465 - Tel. 4030251 - 4034517 - 4031587 - 4030142 Fax 4059387 Kingdom of Saudi Arabia

---

المملكة العربية السعودية
وزارة العدل

الرقم :
التاريخ :
التوابع :
الموضوع :

المكرم الأستاذ / زيد الحسين وفقه الله

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد فهذا الشيخ محمد العمري أبو عبد الله رجل بحاثة متمرس في فنه النظر والتخريج - وقف له على جزء من كتاب الفقه مهم في بابه من تأليف الشيخ الإمام حنبل بن إسحاق بن حنبل من أهل القرن الثالث المبارك، وقد خرج أحاديثه وعلق عليها وهو كتاب نادر كبير الفائدة غزير المعنى - وإني لآمل منكم بتبنيه طباعة ونشراً نظراً لما تتسمون به من انتشار علمي - نفع الله بكم

محبكم

صالح بن سعد اللحيدان
١٤١٦/٧/١١هـ

(ختم: الأمانة العامة للبحث العلمي)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

IMAM IBN TAIMIYA
EDUCATIONAL & WELFARE TRUST
& JAMIA IBN TAIMIYA
Madinatussalam 845312 Bihar INDIA
Tel: 0091-6252 82249

مؤسسة الإمام ابن تيمية
التعليمية والخيرية
وجامعة ابن تيمية
مدينة السلام: ٨٤٥٣١٢- بيهار- الهند
الهاتف ٠٠٩١٦٢٥٢٨٢٢٤٩

الرقم: .... التاريخ: ....

بسم اللہ

گرامی قدر فضیلۃ جناب الشیخ محمد العمری ابو عبداللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مکتوب شرف نواز ہوا۔ امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت اور خوش و آرام سے ہوں گے۔ جواب دینے میں تاخیر ہوئی معذرت خواہ ہوں۔ آپ کی کتاب "آبرو کی حفاظت" بے شک بڑی مفید کتاب ہے۔ آپ نے اسے اردو کا جامہ پہنانے میں بڑی محنت کی ہے، اور آپ کی علمی قابلیت میرے نزدیک مسلّم ہے [illegible] میں نے عرض یہ کیا تھا کہ ذرا زبان کی پالش کی ضرورت ہے۔ میں نے تو شیخ ولید کو رائے دی تھی [illegible] اللہ کرے کہ کسی جانب سے آپ کی مدد ہو جائے اور کتاب تقسیم ہو جائے۔ [illegible] اس پوزیشن میں نہیں کہ اسے کسی جہت سے خرید کر فروخت کروا سکے۔

مجھے یہ خوشی ہوئی ہے یہ سن کر کہ آپ کے ڈاکٹوریٹ کی تسجیل کی منظوری مل گئی ہے۔ اللہ کرے جلد ہی آپ اس مرحلہ کو کامیابی سے گذر لیں۔ تمام اہل خانہ اور احباب جماعت وغیرہم کو سلام پہنچا دیں۔ والسلام

اخوکم: محمد لقمان السلفی
یکم صفر ۱۴۲۲ھ

ص ب ٣٤٢٤٨ الرياض ١١٤٦٨ ت: ٤٥٧٦٠٨٧/٤٠٢١٥٧٢ تلفاكس: ٤٥٩١٥٤٢ الجوال: ٠٥٥٤١٥٧٢٢
P.O.BOX: 34248 RIYADH 11468 TEL: 4576087/ 4021572 TELEFAX: 4591542 MOBILE 055415722

مرکز کے دیگر مطبوعات بزبان اردو وتلگو

۱۔ آبرو کی حفاظت

ترجمہ "حراسة الفضيلة" للعلامة الدكتور بكر بن عبدالله أبو زيد رحمه الله

۲۔ آپ کے بچے کا نام کیا ہوگا؟

"تسمية المولود" للعلامة الدكتور بكر بن عبدالله أبو زيد رحمه الله

۳۔ نماز جنازہ کے مختصر احکام د. صالح الفوزان سلمه الله

۴۔ روئے زمین پر...... شرک اور اس کے اقسام

ترجمہ: "الجواب الكافي" لشيخ الاسلام الامام ابن قيم رحمه الله

۵۔ بدعات سے گریز کیجئے۔

ترجمہ "التحذير من البدع" الامام عبدالعزيز ابن باز رحمه الله

۶۔ حج وعمرو زیارت: مسائل حج وعمرہ بزبان تلگو

للامام عبدالعزیز ابن باز رحمہ اللہ

۷۔ موت کے بعد کا حساب بزبان تلگو

"الأصول التي يسأل" الشيخ حمود اللاحم سلمه الله

۸۔ برائی کی روک تھام کب اور کیسے؟!!

"درجات تغيير المنكر" للدكتور عبدالعزيز بن أحمد المسعود

۹۔ علم حدیث کی اہمیت وماہیت ڈاکٹر محمد العمری أبو عبداللہ

۱۰۔ گلدستۂ علوم ونصائح ڈاکٹر محمد العمری أبو عبداللہ